

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام الائمہ سراج الامۃ سیدنا

# امام اعظم

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصنیف

مختصر الامام  
مفتی محمد امجد علی  
صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شائع کنندہ:

دار الفکر للطباعة والنشر  
بمطبعہ دار الفکر

مفتی آباد، شاہ کوٹ روڈ، فیصل آباد

فون: 04691-361860



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام الائمہ سراج الامۃ سیدنا

# امام اعظم

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصنیف

فقیر عصر الحاج مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شائع کنندہ:

دار الائمہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد، شاہ کوٹ روڈ، فیصل آباد

فون: 04691-361860



جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب ----- امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف ----- <sup>فتیہ علیہ السلام</sup> محمد بن اسماعیل بن حنفیہ <sup>مولا امام</sup> دامت برکاتہم العالیہ

ٹائٹل ڈیزائن ----- الباسط گرافکس لاہور

تعداد ----- 15000

پتہ  
دارالترتیب بنیغ دارالاسلام

مفتی آباد شاہ کوٹ روڈ، فیصل آباد

فون: 04691-361860



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين۔ اللهم  
صل على حبيبك ونبيك و رسولك رحمة للعالمين  
شفيع المذنبين وعلى آله واصحابه و عترته و اولياء امة  
وعلماء ملته لاسيما الائمة المجتهدين وبارك وسلم  
كثيراً كثيراً۔ اما بعد!

سيدنا امام الائمة سراج الامة امام اعظم ابو حنيفه  
قدس سرہ کو دربارِ الہی سے بڑا رفیع مقام عطا ہوا ہے جس کی  
ایک جھلک آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں گے۔

فقیر کو یہ رسالہ لکھنے پر دو چیزوں نے ابھارا۔ ایک یہ  
کہ فقیر کو اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابو حنيفه رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقیدت ہے محبت ہے اور جس کسی کو  
ان نفوس قدسیہ کے ساتھ عقیدت و محبت ہو جائے جس  
کسی پر یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے راضی ہو جائیں اس پر اللہ



تعالے بھی راضی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خواجہ فرید الدین عطار  
رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔  
یحییٰ بن عمار کو ان کے وصال کے بعد لوگوں نے خواب  
میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے  
مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے یحییٰ ہم تجھ سے سخت  
جواب طلبی کرتے لیکن تو نے ایک محفل میں اس انداز سے  
ذکر کیا کہ ہمارا ایک دوست اس کو سن کر بہت ہی محظوظ ہوا  
لہذا اس وجہ سے ہم نے تمہاری مغفرت کر دی۔

﴿مقدمہ تذکرۃ الاولیاء ص ۳﴾

دوم یہ کہ کچھ لوگ اس امام الائمہ سراج الامۃ  
سیّدی و سندی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
بارے میں ناگفتنی باتیں کہتے ہیں جن کے ذکر سے رونگٹے  
کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی بے سروپا باتیں سیّدنا امام اعظم  
قدس سرہ کے بعض معاصرین نے حسد کی بنا پر کہی تھیں



جن پھپھوندی باتوں کو یہ لوگ آج تک گھسیٹتے چلے آتے ہیں چنانچہ الخیرات الحسان میں امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ امام ابو حنیفہ کی مذمت میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور افراط ﴿زیادتی﴾ سے کام لیتے ہیں۔

﴿الخیرات الحسان ص ۱۷۲﴾

نیز فرمایا ان لوگوں نے اس بارے میں صرف ان باتوں پر اعتماد کیا ہے جو امام ابو حنیفہ کے معاصرین نے حسداً کہی تھیں۔ ﴿الخیرات الحسان ص ۴۲﴾

حاسدین کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ وہ یہاں تک خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں کہ ایک بد مذہب معتزلی محمود غزالی نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف رسالہ لکھ مارا تو حاسدین نے محمود غزالی کی جگہ حجتہ

الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ کا نام جرڈیا جو کہ اہلسنت و



جماعت کے امام ہیں۔ چنانچہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے الخیرات الحسان میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ نسخہ جو میری نظر سے گذرا اس پر لکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب تصنیف محمود غزالی کی ہے اور اس کے حاشیہ پر لکھا ہوا ہے کہ یہ شخص معتزلی ہے جس کا نام محمود غزالی ہے اور یہ وہ حجتہ الاسلام غزالی نہیں۔ ﴿الخیرات الحسان ص ۱۳﴾

حجتہ الاسلام امام غزالی نے تو اپنی تصنیف احیاء العلوم میں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو شاندار طریقے سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حاسدوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ یہ سراسر اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اللہ والوں کا تو اللہ جل جلالہ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ہاں بڑا مقام ہے۔ اسی لئے ان کے حاسدان کی مخالفت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مبغوض و مردود بن جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے :



من عادی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب۔

﴿صحیح بخاری﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جس کسی نے میرے  
کسی ولی کے ساتھ دشمنی کی اس کے لئے میری طرف سے  
اعلان جنگ ہے۔

①

اور پھر یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ  
کرنے والوں کا کیا انجام ہو گا اسی سلسلہ میں اسی کتاب کے  
صفحہ ۹۶ پر آپ مولوی عبدالعلی امرتسری کا واقعہ پڑھ کر  
اندازہ کر سکیں گے۔

②

نیز قطب وقت سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

ایک عالم دین نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ



عنه کے خلاف ایک رسالہ لکھا اور وہ رسالہ کسی دوست نے مجھے دکھایا تو میں نے اسی رات خواب میں ایک عجیب منظر دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ فضا میں تقریباً ستر گز اونچے ہیں اور ان کا نور سورج کے نور کی طرح ہے اور اسی عالم دین کو دیکھا جس نے امام اعظم قدس سرہ کے خلاف رسالہ لکھا تھا۔ امام اعظم کے سامنے یوں ہے جیسے گندگی کا کیڑا ہوتا ہے ﴿سیاہ کالا﴾ حالانکہ امام اعظم کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا ہے۔

نیز امام شعرانی قدس سرہ نے فرمایا جبکہ ہمارے امام امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء سب کے سب فقہ میں امام اعظم کے عیال ﴿معنوی اولاد﴾ ہیں تو ہمیں کیسے حق پہنچتا ہے کہ ہم امام اعظم رحمۃ اللہ کے خلاف لکھیں۔ یہ تو پاگل پن سے بھی کئی درجے بدتر ہے۔

﴿شواہد الحق ص ۲۹۳﴾



نیز سیدنا علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی شخص نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ضاہ کے رد میں ایک رستہ لکھ ماری اور وہ رسالہ لے کر میرے پاس مجھے دکھانے کے لئے لایا تو میں نے اس شخص کو دھتکار دیا اور اس کو کچھ وقعت نہ دی۔ وہ چلا گیا اور گھر گیا تو وہ اونچی سیڑھی سے گر گیا اور اس کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ اب تک اسی حال میں ہے اور اپنے اوپر ہی پیشاب پاخانہ کرتا ہے۔ اس نے کئی بار مجھے بلا بھیجا ہے کہ میں اس کی بیمار پرسی کروں مگر میں امام اعظم کے ساتھ محبت کی وجہ سے اسے پوچھنے کو بھی نہیں گیا کہ میں امام اعظم قدس سرہ کے بے ادب کی بیمار پرسی کیوں کروں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں عافیت میں رکھے۔ ﴿شواہد الحق ص ۲۹۵﴾



یوں ہی ایک شخص نے عاشق رسول علامہ یوسف  
 نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ایک رسالہ بنام ﴿نیل  
 الامانی فی الرد علی النبھانی﴾ لکھا اور وہ رسالہ ایک مدنی  
 نیک صالح خوش عقیدہ بزرگ کو دیا اور اس مدنی بزرگ کو  
 بہت زیادہ شرف زیارت ہوا کرتا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے  
 حبیب ﷺ کی زیارت سے ہر روز مستفیض ہوتے تھے۔ وہ  
 رسالہ گھر میں رکھ دیا تو وہ زیارتِ مصطفیٰ ﷺ سے محروم ہو  
 گئے اور اس محرومی پر ان کو سخت کوفت اور صدمہ ہوا پھر  
 مدت کے بعد مصطفیٰ کریم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا تو عرض  
 کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو  
 جائیں۔ میں کس غلطی کی وجہ سے زیارت سے محروم رہا  
 ہوں تو آقائے دو جہان ﷺ نے فرمایا:

کیف ترانی وعندک ہذا کتاب الذی یطعن فیہ



صاحبہ علیہ حبیبنا النبہانی۔

یعنی میں تیرے ہاں کیوں آؤں حالانکہ تیرے گھر  
میں وہ کتاب ہے جس میں ہمارے محبوب ﴿پیارے﴾ نبہانی  
پر طعن کیا گیا ہے۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے صبح ہوتے ہی  
اس گندی کتاب کو جلا دیا تو مجھ پر کرم ہو گیا اور وہ سلسلہ  
دیدارِ مصطفیٰ ﷺ شروع ہو گیا۔

﴿مقدمہ جامع کرامات الاولیاء ص ۷﴾

یا اللہ ہمیں بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ ور کر۔

مرۃ بعد مرۃ وکرۃ وکرۃ بحسن النیۃ  
والاخلاص۔ بجاہ من اتخذتہ حبیباً فی الدینا والآخرہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔  
اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بزرگوں کے ساتھ  
باادب رکھے اور بے ادبی و گستاخی سے بچائے۔

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ



# مختصر احوال

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

نحمدہ ونصلی و نسلم علیٰ رسولہ الحبيب  
النسیب الکریم و حبیبہ اللیب المنیب العظیم و علی  
الہ واصحابہ و عترتہ الی یوم الدین۔ اما بعد!

(۱)

اماموں کے امام سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نام  
نامی اسم گرامی نعمان بن ثابت ہے اور آنجناب کی کنیت ابو حنیفہ  
اور لقب امام اعظم ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت



۸۰ھ میں اور وصال مبارک ۱۵۰ھ میں ہوا اور آنجناب کی  
عمر ستر سال تھی۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾

۳

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان اپنے بیٹے  
ثابت کو نو عمری میں سیدنا مولیٰ علی شیر خدا باب مدینہ علم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو  
سیدنا حیدر کرار مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
امام اعظم کے والد جناب ثابت کیلئے اور ان کی اولاد کیلئے  
خیر وبرکت کی دعا کی اور پھر اس مبارک دعا کا انجام یوں ظاہر  
ہوا کہ سیدنا امام اعظم قدس سرہ کی امامت چار دانگ عالم  
میں مشہور ہوئی۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾



# امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کا بیان

سیدنا امام اعظم قدس سرہ کی شاگردی بڑے بڑے اکابر اولیاء کرام نے اختیار کی مثلاً سیدنا ابراہیم بن ادھم، سیدنا شفیق بلخی، سیدنا معروف کرخی، سیدنا فضیل بن عیاض، سیدنا عبداللہ بن مبارک، سیدنا داؤد طائی، سیدنا خلف بن ایوب، سیدنا بایزید بسطامی و دیگر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

لہذا یہ حضرات اگر سیدنا امام اعظم قدس سرہ العزیز کے بارے میں کوئی شبہ دیکھتے تو ہرگز ہرگز ان کی شاگردی اور اقتداء اختیار نہ کرتے۔ ﴿در مختار﴾

پس روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ سیدنا امام اعظم قدس سرہ کا مذہب قرآن و سنت کے عین مطابق تھا۔



# امام اعظم قدس سرہ کی تقلید کرنے والوں کا بیان

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید  
سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے ولیوں غوثوں قطبوں نے اختیار  
کی جن کی ولایت دینا عالم میں مسلم ہے مثلاً سید السادات  
امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری، خواجہ  
خواجگان سلطان الہند سید معین الدین چشتی اجمیری، غوث  
زماں خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی، خواجہ فرید الحق والدین گنج  
شکر پاکپتنی، مخدوم الاولیاء خواجہ محمد بہاؤ الدین شاہ  
نقشبند مخاری، شیخ الجن والانس سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی  
سرہندی ودیگر اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔  
لہذا! سیدنا امام اعظم قدس سرہ امام اولیاء بھی ہیں



اور امام الابدال والاوتاد نیز امام الاقطاب و امام الانوار بھی  
ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الحمد للہ رب العالمین اللہ تعالیٰ کالاکھوں بار شکر ہے  
کہ ہم بھی اس امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ  
کی تقلید کرنے والوں میں سے ہیں۔

الھم ثبتنا علیٰ ذالک و امتنا علیہ وما ذالک علیٰ  
اللہ بعزیز۔

اے میرے عزیز ذرا غور کر کیا تیرے لئے ان اکابر  
اولیاء کرام جنہوں نے سیدنا امام اعظم قدس سرہ کی  
شاگردی اور تقلید کی ہے اسوہ حسنہ ﴿پیشوائی﴾ کافی نہیں  
حالانکہ یہ حضرات اولیاء اقطاب انوار رضی اللہ عنہم  
جامع شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوئے ہیں لہذا  
اگر یہ حضرات سیدنا امام اعظم قدس سرہ میں ذرہ برابر بھی  
نقص یا فتور دیکھتے تو ہر گز ہر گز امام اعظم کی اتباع اور تقلید نہ



کرتے نیز یہ حضرات منعم علیہم ہیں لہذا جو شخص امر تقلید  
میں ان اکابر کا مخالف ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دھتکارا  
ہوا اور صراط مستقیم سے دور ہے بلکہ ایسا شخص انعام  
خداوندی سے محروم ہے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ولا حول ولا قوۃ  
الا باللہ العظیم وصلى الله تعالى على حبيبہ ورسولہ  
رحمة للعالمین وعلى الہ واصحابہ وسلم۔



# امام اعظم قدس سرہ کے بارے

## میں اکابر کے ارشادات

(۱)

جب امام اعظم قدس سرہ امام مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے امام اعظم کی بہت زیادہ تکریم و تعظیم کی اور جب امام اعظم قدس سرہ واپس ہوئے تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا: جانتے ہو یہ کون تھا؟ حاضرین نے عرض کی ہم نہیں جانتے تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تھے نیز فرمایا یہ ایسے ہیں کہ اگر یہ اس ستون کے متعلق فرمادیں کہ یہ ستون سونے کا



ہے تو وہ دلیل سے اس کو ثابت کر دیں۔

﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

۲

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جملہ فقہا کرام امام  
اعظم ابو حنیفہ کی معنوی اولاد ہیں نیز فرمایا کہ میں نے امام  
اعظم ابو حنیفہ سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ﴿رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما﴾ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

۳

نیز امام شافعی نے فرمایا: میں امام ابو حنیفہ سے برکت  
حاصل کرتا ہوں نیز فرمایا کہ جب کبھی مجھے کوئی حاجت  
پیش آتی ہے تو میں امام ابو حنیفہ کی قبر مبارک کے پاس  
دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرتا  
ہوں تو وہ دعا جلدی قبول ہو جاتی ہے۔ ﴿رضی اللہ تعالیٰ عنہما﴾

﴿دُرُ الْمُخْتَارِ - رَدُ الْمُخْتَارِ﴾



۴

امام ابن عیینہ نے فرمایا کہ میری آنکھ نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ ﴿الخیرات الحسان﴾

۵

امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ نے فرمایا: امام ابو حنیفہ اماموں کے امام، خلقِ خدا کے پیشوا اور فقہاء کے لئے باعثِ شرف اور علماء کے لئے باعثِ عزت و احترام تھے۔ ﴿کشف المحجوب﴾

۶

امام ابن حجر مکی نے بعض زاہدوں کا قول نقل فرمایا کہ سب مسلمانوں اور مومنوں پر واجب ہے کہ نماز کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے خیر کریں نیز فرمایا کہ جو گمراہی اور جہالت کی گمراہیوں سے باہر نکلنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ کی کتابوں کا



مطالعہ کرے۔ ﴿رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

(۷)

مسعر بن قدامہ نے فرمایا کہ جو کوئی امام اعظم ابو حنیفہ کو اللہ جل شانہ کے دربار میں وسیلہ بنائے میں امید رکھتا ہوں کہ اسے کچھ خوف نہ ہوگا۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

(۸)

حافظ عبدالعزیز بن ابی رداؤ نے فرمایا: جو شخص امام اعظم ابو حنیفہ کے ساتھ محبت رکھے وہ اہلسنت وجماعت سے ہے اور جو کوئی اس امام اعظم کے ساتھ عداوت رکھے وہ بد مذہب ہے وہ اہلسنت وجماعت کے گروہ سے خارج ہے۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

(۹)

خواجہ داؤد طائی جب بھی امام اعظم ابو حنیفہ کا ذکر کرتے فرماتے کہ امام ابو حنیفہ ایک درخشندہ ستارہ ہے کہ



اندھیری رات میں چلنے والا ان سے راستہ حاصل کرتا ہے۔

﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾

۱۰

کسی امام سے لوگوں نے پوچھا کہ ہر خاص و عام امام اعظم ابو حنیفہ کی توصیف و تعریف کرتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسروں کا مرتبہ امام ابو حنیفہ جیسا مرتبہ نہیں نیز یہ کہ جس قدر مخلوق خدا امام ابو حنیفہ کے علم سے مستفیض ہوئی ہے دوسروں کے علم سے مستفیض نہیں ہوئی۔ نیز فرمایا کہ میں اکثر طور امام ابو حنیفہ کا ذکر اس لئے کرتا ہوں تاکہ خلق خدا امام ابو حنیفہ کے ساتھ محبت کرے اور اس امام اعظم کیلئے دعا کریں۔

﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾

۱۱

ازہر بن کیسان نے فرمایا کہ میں امام ابو حنیفہ سے



خوش اعتقاد نہ تھا ایک دن میں سرورِ دو عالم شفیع معظم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا اور حبیب خدا علیہ السلام کے پیچھے سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے تھے۔ میں نے ان دونوں حضرات سے عرض کیا کہ میں سید دو عالم ﷺ سے کچھ عرض کر سکتا ہوں۔ دونوں نے فرمایا: ہاں پوچھو مگر پست آواز سے تو میں نے اس فخر آدم و بنی آدم سے عرض کیا کہ ابو حنیفہ کا علم کیسا ہے تو شاہ کونین علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو حنیفہ کا علم خضریٰ علم ہے۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾

۱۲

ابو معافی فضل بن خالد سے مروی ہے کہ میں خواب میں مصطفیٰ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ نبوت میں عرض پیش کی کہ یا رسول اللہ ابو حنیفہ کے علم کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ فرمایا ابو حنیفہ کا وہ علم ہے جس کی



لوگوں کو ضرورت ہے۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

(۱۳)

مسدد بن عبد الرحمن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا  
میں مکہ مکرمہ میں تھا اور میں وہاں سو گیا۔ فجر کا وقت تھا۔  
اچانک میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا تو میں نے  
دربارِ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کا اس شخص  
کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کہ کوفہ میں ظاہر ہوا ہے اس  
کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ کیا میں اس سے علم حاصل کروں  
یا نہ۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا ہاں اس سے  
علم حاصل کر اور اس پر عمل بھی کر۔ وہ نعمان بن ثابت  
بہترین آدمی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں کھڑا ہو کر  
لوگوں کو امام اعظم ابو حنیفہ کی طرف متوجہ کر رہا ہوں اور جو  
میرا اعتقاد امام ابو حنیفہ کے متعلق پہلے تھا میں اس سے توبہ

استغفار کر رہا ہوں۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾



(۱۴)

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ امام ابو حنیفہ کے ساتھ حسد رکھتے تھے اور لوگ امام ابو حنیفہ کی طرف ایسی گری ہوئی اور ناگفتنی باتیں منسوب کرتے تھے جو ان کے مرتبہ و مقام کے لائق نہیں تھیں۔

﴿الْخِیرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

(۱۵)

اسماعیل بن رجانے فرمایا : میں نے خواب میں امام محمد صاحب مذہب کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو فرمایا : اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے پھر میں ان سے امام ابو یوسف کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ مجھ سے دو درجہ اونچے مقام پر ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ امام ابو حنیفہ کس مقام میں ہیں تو فرمایا ان کے متعلق کیا پوچھتے ہو وہ تو مقام اعلیٰ علیین میں ہیں ﴿دُرُ مُخْتَارُ﴾



سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ نے چالیس سال  
عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور پچپن حج کئے اور وہ  
خواب میں سو بار رب تعالیٰ جل جلالہ کے دیدار سے  
مشرف ہوئے۔ ﴿در مختار﴾

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امام ابو حنیفہ  
﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے بارے میں ادب سے گری ہوئی  
بات مت کہہ اگر کوئی شخص امام ابو حنیفہ کے بارے میں  
گری ہوئی بات کرے تو تو اس کی تصدیق نہ کر اس لئے کہ  
اللہ کی قسم میں نے کسی کو ان سے افضل اور بڑا فقیہ نہیں  
دیکھا اور نہ ہی کسی کو ان سے بڑا پرہیزگار دیکھا ہے۔

﴿ردالمختار﴾



۱۸

سیدنا خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک شخص امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے آیا تو آپ نے اس سے فرمایا تو ایسے شخص کے پاس سے آیا ہے جو رؤئے زمین کے لوگوں سے بڑا عابد ہے۔ ﴿ردالمحتار﴾

۱۹

اس میں شک نہیں کہ امام ابو حنیفہ قدس سرہ اپنے وقت کے امام تھے اس لئے کہ انہوں نے چار ہزار حدیث کے اماموں سے علم حدیث حاصل کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ امام ذہبی نے امام ابو حنیفہ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے۔

﴿ردالمحتار﴾

۲۰

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا خواجہ سفیان ثوری

رحمہما اللہ تعالیٰ جب یہ دونوں امام حج پر گئے تو خواجہ سفیان



ثوری امام اعظم ابو حنیفہ کو ہر جگہ اپنے آگے رکھتے تھے اور خود ان کے پیچھے رہتے اور جب کوئی شخص خواجہ سفیان ثوری سے مسئلہ پوچھتا تو آپ جواب نہ دیتے بلکہ مسائل کا جواب امام ابو حنیفہ دیتے ﴿رحمہما اللہ تعالیٰ﴾

﴿الخیرات الحسان﴾

۲۱

ایک دن خواجہ سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ بن مبارک کے سامنے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مدح سرائی کرتے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ ایسے امام ہیں کہ وہ دوسروں سے صحیح حدیث کے سوالینا جائز نہیں رکھتے نیز امام ابو حنیفہ احادیث مبارکہ سے نسخ و منسوخ کو خوب جانتے ہیں۔ ﴿الخیرات الحسان﴾

۲۲

کسی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے



پوچھا کہ کیا خواجہ سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں تو فرمایا ہاں اس لئے کہ امام ابو حنیفہ ثقہ تھے اور فقہ و حدیث میں صدوق تھے۔ (صدوق کا معنی بہت سچا)

﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾

(۲۳)

سیدنا عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ کی سواری کی لگام تھامے کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے امام ابو حنیفہ سے کسی کو فقہ کے بیان کرنے میں زیادہ صبر کرنے والا اور صاحب بلاغت اور حاضر جواب نہیں دیکھا۔ بے شک امام ابو حنیفہ سید الفقہاء ہیں اور جو لوگ اس امام کی مخالفت کرتے ہیں وہ حسد کی بنا پر کرتے ہیں۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَانُ﴾

(۲۴)

محمد بن میمون نے فرمایا: امام ابو حنیفہ کے زمانہ میں



کوئی شخص ان سے علم میں زہد میں معرفت میں فائق نہ تھا۔  
واللہ مجھے صد ہزار دینار حاصل ہونے سے وہ خوشی حاصل  
نہیں ہو سکتی جو امام ابو حنیفہ سے ایک حدیث پاک سننے سے  
حاصل ہوئی ہے۔ ﴿الخیرات الحسان﴾

(۲۵)

اسد بن حکیم نے فرمایا: امام ابو حنیفہ کی برائی وہی بیان  
کرے گا جو جاہل ہوگا۔ ﴿الخیرات الحسان﴾

(۲۶)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول  
اللہ ﷺ کے روضہ مطہرہ پر حاضر ہوئے تو روضہ مقدسہ  
کے اندر سے آواز سنی۔ ندا آئی!

اسلامُ علیکم یا امام المسلمین۔

﴿تذکرۃ الاولیاء﴾



(۲۷)

ابو عاصم نبیل فرماتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ  
امام ابو حنیفہ کو ہر رات ایک صدیق کا ثواب حاصل ہوتا ہو  
گا۔ ﴿فضائل امام اعظم﴾

(۲۸)

کسی نے حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں  
کہہ دیا کہ امام ابو حنیفہ سے غلطی سرزد ہوئی ہے تو محدث  
وکیع نے اس کی سخت سرزنش کی اور فرمایا جو شخص امام  
ابو حنیفہ کے متعلق ایسا کہے وہ چوپایوں سے بھی بدتر ہے۔  
امام ابو حنیفہ کیسے غلطی کر سکتے ہیں حالانکہ ان کی خدمت  
میں فقہ و حدیث کے امام اور لغت کے امام نیز زہد و تقویٰ  
کے امام موجود رہتے تھے۔

(۲۹)

سیدنا فضیل بن عیاض نے فرمایا میں نے تابعین اور



غیر تابعین کو دیکھا ہے لیکن امام ابو حنیفہ سے بہتر کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ ﴿الخيرات الحسان﴾

(۳۰)

خواجہ خواجگان بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب سب کا سب درست ہے کہ اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے۔ ﴿راحت القلوب﴾

(۳۱)

نیز خواجہ خواجگان فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا سو سو بار شکر ہے کہ ہم امام ابو حنیفہ کے مذہب پر ہیں۔ ﴿راحت القلوب﴾

(۳۲)

جب امام ابو حنیفہ خانہ کعبہ کے اندر تھے اللہ تعالیٰ نے بشارت عطا کی کہ میں نے تجھے خشا اور تیری اتباع کرنے والوں کو خشا۔ ﴿راحت القلوب﴾



حافظ ابن عبد البر کا ارشاد ہے کہ اہل حدیث امام  
ابو حنیفہ کی مذمت میں حد سے گذر گئے ہیں اور افراط سے  
کام لیتے ہیں۔ ﴿الخیرات الحسان﴾

ان لوگوں نے اس بارے میں صرف ان باتوں پر اعتماد کیا جو  
امام ابو حنیفہ کے معاصرین نے حسداً کہی تھیں۔

﴿الخیرات الحسان﴾

یا اللہ اے ہمارے رحمن و رحیم مولیٰ ﴿جل جلالک﴾  
ہمیں ان ہی لوگوں کے طریقے پر رکھ جن پر تیرا انعام ہوا  
ہے اور حسد و بغض رکھنے والے مبعوض لوگوں سے بچا۔ آمین  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین و علی  
الہ واصحابہ اجمعین۔



# اپیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی

بعده، وعلى اله وأصحابه الذين هم حزبه، اما بعد!

میرے پیارے بھائیو! حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ

کے بھولے بھالے اخیو!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل و کرم اور رحمتِ خاصہ

نازل فرمائے۔ یہ فقیر پُر تقصیر مندرجہ ذیل چند سطریں

بطور ”دل کا سوز“ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ آپ

اسے ضرور پڑھیں غور سے پڑھیں اور خدا ایک مرتبہ ضرور

پڑھیں بزرگانِ دین کا دامن تھام کر پڑھیں امام الاولیاء

سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری کا دامن تھام کر خواجہ



خواجگان خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری کا دامن تھام کر  
 حضرت خواجہ غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی کا دامن تھام کر شیخ  
 الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر کا دامن تھام کر حضور امام  
 ربّانی مجدّد الف ثانی کا دامن تھام کر اسے پڑھیں۔ ﴿رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین﴾

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ اپنے دوستوں اپنے  
 ولیوں کے دامن کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین

اے میرے عزیز! کچھ لوگ بڑا زور دیکر دعوے  
 کرتے ہیں کہ ہم اہل حدیث ہیں اور ہم ہی حدیث رسول پر  
 عمل کرنے والے ہیں ہم قرآن و حدیث کو چھوڑ کر ذرہ  
 برابر اُدھر اُدھر نہیں ہوتے۔ لیکن احناف ﴿حنفی حضرات﴾ تو  
 رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر اماموں اور مولویوں کے پیچھے  
 لگے ہوئے ہیں۔ اور کبھی یوں کہتے ہیں۔ ایک ہمارا اسلام  
 ہے جو کہ رسول اللہ کا اسلام ہے اور ایک اماموں کا اسلام



ہے۔ یوں عوام الناس کو اس فریب میں ڈالا جا رہا ہے کہ  
ائمہ مجتہدین کی تقلید کرنیوالوں کا اسلام کوئی الگ اور علیحدہ  
اسلام ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اسلام  
سے الگ چیز ہے۔

میرے بھائی ایسا ہرگز نہیں بلکہ ائمہ مجتہدین  
خصوصاً سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ  
کی عطا کی ہوئی فراست اور علمی بصیرت سے رسول اکرم  
شفیع اعظم ﷺ کے حکم کے مطابق قرآن و حدیث کو بیان  
فرمایا ہے جو کہ حنفی مذہب کی صورت میں ہمارے سامنے  
ہے جس پر عمل کر کے سینکڑوں نہیں ہزاروں ولی، ابدال،  
قطب اور غوث بن گئے جیسے کہ امام الاولیاء سید علی ہجویری  
داتا گنج بخش لاہوری، خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز  
اجمیری، سیدی غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی، خواجہ قطب  
الدین مختیار کاکی، شیخ فرید الحق والدین خواجہ فرید الدین گنج



شکر، مخدوم اولیاء بہاؤ الدین شاہ نقشبند، شیخ الجن ولانس  
 امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ سلیمان تونسوی،  
 حضرت خواجہ شمس الدین سیال شریف، سلطان العارفین  
 خواجہ سلطان باہو، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، فخر  
 اولیاء خواجہ نور محمد چورہ شریف، شیر ربانی حضرت میاں  
 شیر محمد صاحب شر قپوری، حضرت پیر جماعت علی شاہ  
 صاحب ثانی لا ثانی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث  
 علی پوری و دیگر اولیاء کرام قدست اسرار ہم۔

میرے عزیز بھائیو! ذرا گریبان میں منہ ڈال کر  
 سوچو کہ دین کے اماموں ﴿آئمہ مجتہدین﴾ کا اسلام رسول  
 اکرم ﷺ کے اسلام کے خلاف کوئی علیحدہ اسلام ہوتا تو یہ  
 مندرجہ بالا حضرات ہر گز ہر گز ولایت کے درجے پر نہ پہنچ  
 سکتے۔ کیونکہ جو نبی اکرم ﷺ کا مخالف ہے وہ تو مسلمان ہی  
 نہیں چہ جائیکہ وہ ولی، غوث، قطب بن جائے۔ بلکہ یہ کہنا



پڑے گا کہ یہ حضرات جس امام کی تقلید کرتے ہیں ان کا  
اسلام عین وہی اسلام ہے جو کہ شاہ کوئین محبوب کبریٰ علیہ السلام  
کا اسلام ہے۔

آئیے! فقیر آپ کو اپنی طرف سے نہیں بلکہ ان  
اولیاء کرام کی طرف سے جن کی ولایت کے دنیا میں ڈنکے  
بج رہے ہیں اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ سیدنا امام  
اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کا  
دامن مبارک ہے اور آپ کا مذہب قرآن و حدیث ہی کی  
تفسیر ہے پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔



امام الاولیاء سید علی ہجویری کا پہلا ارشاد گرامی  
آپ اپنی کتاب ”کشف المحجوب“ جو کہ مشہور  
ترین کتاب ہے میں فرماتے ہیں

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اماموں کے امام خلق خدا کے پیشوا فقہا کیلئے باعث شرف  
علماء کیلئے باعث عزت و احترام ہیں۔ آپ کا قدم مبارک  
عبادت و مجاہدہ میں نہایت درست تھا اور آپ کی طریقت  
کے اصول میں شانِ عظیم ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ نے شروع شروع میں گوشہ نشینی کا ارادہ کر لیا تھا اور  
آپ چاہتے تھے کہ مخلوق سے الگ تھلگ ہو کر عبادت الہی  
کریں کیونکہ آپ نے اپنے دل کو دنیوی ریاست اور جاہ سے  
پاک اور اللہ تعالیٰ کے لیے سنوار لیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ



نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر حضرت محمد بن سیرین کے بعض تلامذہ سے پوچھی انہوں نے فرمایا:

اے ابو حنیفہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے علم اور سنت کی حفاظت کریں گے اور اس خدمت کی وجہ سے نہایت بلند درجے پر پہنچیں گے اور اس میں پوری مہارت حاصل کر کے آپ صحیح حدیث کو ضعیف سے جدا کریں گے۔

﴿کشف المحجوب ص ۸۳ مطبع مرکز تحقیقات ایران و پاک﴾

(۲)

امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش کا دوسرا ارشاد گرامی :

نیز فرمایا ”دوسری بار امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور ﷺ آپ سے فرما رہے ہیں ”اے ابو حنیفہ! اللہ تعالیٰ



نے تجھے میری سنت زندہ کرنے کا ذریعہ بنایا ہے گوشہ نشینی کا ارادہ ترک کر دو۔ ﴿کشف المحجوب ص ۸۳﴾  
 واضح ہو کہ سیدنا امام اعظم قدس سرہ نے رسول اکرم ﷺ کے حکم سے قرآن و حدیث کو بیان فرمایا ہے اور صحیح حدیثوں کو چن چن کر ان پر حنفی مسلک کی بنیاد رکھی ہے۔ جبھی تو آپ کی تقلید کرنے والوں میں بے شمار اور ان گنت اولیاء، غوث، ابدال اور اقطاب ہوئے۔

اللهم ارزقنا حبَّهم وافض علينا من فيوضاتهم  
 وبركاتهم۔

۳

نیز مخدوم الاولیاء داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے فرمایا:  
 حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”جب نوفل بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات



ہوئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ساری مخلوق اپنی اپنی جگہ کھڑی ہے میں نے رسول اکرم شفیع معظم ﷺ کو دیکھا کہ اپنے حوض کوثر کے کنارے تیار کھڑے ہیں اور حضور ﷺ کے دائیں بائیں مشائخ کرام کھڑے ہیں۔

میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو نہایت ہی پاکیزہ صورت تھے ان کے سر کے بال مبارک لٹک رہے تھے۔ اور میں نے وہاں نوافل کو بھی دیکھا تو وہ میری طرف آئے میں نے ان سے کہا ”مجھے پانی پلاؤ“ انہوں نے فرمایا میں حضور ﷺ سے اجازت لے لوں“

اتنا عرض کرنا ہی تھا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو پانی پلا دو۔ حضرت نوافل نے مجھے پانی دیا میں نے اس میں سے خود بھی پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا لیکن اس پیالہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا تھا۔ میں نے نوافل



سے پوچھا: یہ بزرگ کون ہیں؟ فرمایا یہ حضرت ابراہیم  
خلیل اللہ علیہ السلام ہیں اور وہ دوسرے بزرگ ابو بکر  
صدیق ہیں میں پوچھتا گیا اور وہ بتاتے گئے میں انگلیوں پر شمار  
کرتا جاتا تھا کہ جب سترہ کے عدد پر انگلی پہنچی تو آنکھ کھل  
گئی اور میری انگلی سترہ پر تھی۔

﴿کشف المحجوب ص ۸۵﴾

الحمد للہ رب العالمین۔ جس ہستی پاک نے حوض  
کوثر کا پانی پی کر قرآن و حدیث کو بیان فرمایا اور اس پر اپنے  
مسلک کو استوار فرمایا اس کا مسلک کیسے غلط ہو سکتا ہے؟  
اللہ تعالیٰ ہمیں اس مذہب پر قائم رکھے۔ آمین!

بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ

نیز امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس



سرہ نے فرمایا :

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے ﴿اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ نعمت عطا فرمائے﴾ اور بارگاہ رسالت میں عرض کی : این اطلبک یا رسول اللہ! یا رسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں تو فرمایا : عند علم ابی حنیفہ یعنی ابو حنیفہ کے علم میں تلاش کرو۔

﴿کشف المحجوب ص ۸۶﴾

اس سے عیاں ہوا کہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک رسول اکرم ﷺ شفیع اعظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

والحمد لله رب العالمین۔

اے میرے حنفی بھائیو! اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس خالق و مالک نے تمہیں ایسی ہستی کا دامن عطا فرمایا ہے کہ جن کے ہاتھ میں آقائے دو جہاں علیہ السلام کا



دامن مبارک ہے۔ ذرا آگے بھی پڑھیں اور ایمان تازہ کریں۔

(۵)

نیز سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ نے فرمایا

میں علی بن عثمان ملک شام میں حضرت بلال صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اکرم ﷺ کے مؤذن تھے کے روضہ مبارک پر سو رہا تھا۔ میں نے اپنے کو مکہ مکرمہ میں پایا اور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لائے ہیں اور ایک معمر شخص کو اٹھایا ہوا ہے جیسے بچوں کو اٹھاتے ہیں اور حضور ان پر شفقت فرما رہے ہیں۔ میں فرطِ محبت سے دوڑ کر حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہوا اور آپ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور براہِ تعجب سوچنے لگا کہ یہ بزرگ آدمی کون ہے؟ اور یہ شفقت کیسی ہے؟



اچانک رسول اللہ ﷺ بطور معجزہ میرے باطنی خطرہ پر مطلع ہوئے اور فرمایا: یہ تیرے امام اور تیرے ملک کے امام ابو حنیفہ ہیں۔ بس اس خواب سے مجھے اور میرے ملک والوں کے لیے بھاری امید ہوئی اور مجھ پر اس خواب سے یہ عیاں ہوا کہ امام اعظم قدس سرہ ان لوگوں سے ہیں جو اپنے اوصاف طبع سے فانی اور احکام شرع کے ساتھ باقی ہیں اور ان کے ساتھ قائم ہیں اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ امام اعظم کو اوصاف طبع سے نکال کر لے جانے والے خود سرور دو عالم ﷺ ہیں اسلئے آپ فانی الصفت اور رسول اکرم ﷺ کے صفت بقا کے ساتھ باقی اور قائم ہیں اور جب رسول اکرم ﷺ سے غلطی نہیں ہو سکتی تو جو شخص حضور ﷺ کے ساتھ ہو اس سے بھی غلطی نہیں ہو سکتی۔

﴿کشف المحجوب ص ۸۶﴾

میرے بھائیو! غور کرو اس ایمان افروز واقعہ سے



مندرجہ ذیل امور روز روشن کی طرح واضح ہوتے ہیں :

۱۔ سیدنا امام اعظم قدس سرہ 'فتاویٰ الرسول کے درجے تک پہنچے ہوئے ہیں۔

۲۔ سیدنا امام اعظم کو "حنفی مذہب کا امام" رسول اکرم ﷺ نے بنایا ہے۔

۳۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلطی سرزد نہیں ہو سکتی۔

والحمد لله رب العالمین -

(۶)

خواجہ خواجگان خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی :

محبوب الہی خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے پیرومرشد شیخ الاسلام خواجہ فرید



الدین گنج شکر کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کی زبان پاک سے سنا فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب بالکل درست ہے اس میں خطاؤں کا احتمال تک نہیں ہے۔

﴿راحتہ القلوب مترجم ص ۵۵﴾

(۷)

نیز خواجہ خواجگان خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا:

جب مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ نے آخری مرتبہ حج کیا تو دل میں سوچا کہ شاید پھر حج کرنے پر قادر نہ ہو سکوں خانہ کعبہ کے دربان سے فرمایا: کعبہ معظمہ کا دروازہ کھول دو اور مجھے اجازت دو کہ میں اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لوں۔ خدام نے کہا: یہ آپ سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوا اگر لوگ علم میں آپ کی اقتدا کرتے ہیں تو میں دروازہ



کھول دیتا ہوں آخر دروازہ کھولا گیا آپ خانہ کعبہ کے اندر  
گئے اور دونوں ستونوں کے درمیان ایک پاؤں پر کھڑے ہو  
کر آدھا قرآن پاک ختم کیا پھر دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو  
کر آدھا قرآن پاک ختم کیا۔

سلام کے بعد دعا کی ”اے پروردگار! جیسا تیری  
عبادت کا حق ہے میں تیری عبادت نہیں کر سکا تو اپنی  
رحمت سے میری کوتاہی کو معاف فرما۔ ہاتف سے آواز  
آئی: اے ابو حنیفہ! تیری عبادت قبول ہے میں نے تجھے بخشا  
اور قیامت تک جو لوگ تیرے مذہب کے پیروکار ہوں  
گے سب کو بخش دوں گا۔

﴿راحت القلوب مترجم ص ۵۵﴾

عزیز بھائیو! اس واقعہ پر غور کرو! حنفی مذہب میں

داخل ہونے پر کیسی نوید بخشش ہے۔ ”چوں مہمانِ عزیز

ست طفیلی ہم عزیز“ والی بات ہے۔ مذہب حنفی کے امام



امام اعظم ہیں ان کی عظمت ان کے کردار ان کی دیانت و امانت ان کی تقویٰ و پرہیزگاری، ورع اور دیگر اوصاف جمیلہ و خصال حمیدہ کی وجہ سے ہے امام اعظم امام الائمہ، سراج الائمہ، کاشف الغمہ، امام ابو حنیفہ قدس سرہ کے تقویٰ و پرہیزگاری کی چند باتیں تحریر کی جاتی ہیں :

(۱)

آپ کے شہر کوفہ میں کسی کی بھری گم ہو گئی اور نہ ملی تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحقیق کی کہ بھری کی عمر کتنی ہوتی ہے؟ پتہ چلا کہ بھری کی زیادہ سے زیادہ عمر سات سال ہوتی ہے۔ تو آپ نے سات سال تک بھری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا کہ شاید اسی گمشدہ بھری کا گوشت نہ ہو کیونکہ نادانستی میں حرام کھایا جائے تو گناہ نہیں لیکن دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ ﴿الخیرات الحسان ص ۱۲﴾



سیدنا امام اعظم قدس سرہ نے کسی کو کپڑا دے کر فروخت کرنے کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ اس میں داغ ہے خریدنے والوں کو بتا دینا۔ مگر اس کو یاد نہ رہا اور کپڑا بیچ دیا۔ کافی نفع حاصل ہوا جب وہ واپس آیا تو آپ نے دریافت کیا کہ وہ عیب بتا دیا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں رہا۔ آپ نے نفع مع اصل قیمت جو کہ تیس ہزار درہم تھے سب صدقہ کر دیئے حالانکہ یہ نادانستگی میں ہوا۔ اس وجہ سے آپ پر کوئی گناہ نہ تھا مگر آپ نے شبہ کی بنا پر اس رقم کو رکھنا پسند نہ کیا اور سب کا سب صدقہ کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ دائمۃ واسعۃ۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدا داد ہمت اور طاقت کا اندازہ لگائیں کہ آپ نے چالیس سال تک



عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 وارضاہ عنہ۔ ﴿الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ﴾

یہ دو تین باتیں برکت حاصل کرنے کے لیے تحریر  
 کی گئی ہیں ورنہ ان کے کمالات اور ان کے تقویٰ و  
 پرہیزگاری کے کارناموں کو کون احاطہ تحریر میں لا سکتا  
 ہے۔ اے میرے بھائی! ہوشیار! خبردار! کہیں کسی دھوکہ  
 باز کے دامن تزویر میں پھنس کر اُس اماموں کے امامِ امام  
 اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن نہ چھوٹ جائے اور اس  
 نعمتِ عظمیٰ سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

(۸)

شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ  
 نے مندرجہ بالا واقعہ بیان فرما کر فرمایا الحمد للہ! کہ ہم



امام اعظم ہی کے مذہب پر ہیں۔ ﴿راحت القلوب ص ۵۵﴾

مسلمان بھائیو! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دھوکہ  
فریب سے بچائے۔ غور کرو! اتنے بڑے بزرگ جو سینکڑوں  
نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں کے پیرو مرشد اور علم کا بے کنار  
دریا ہونے کے باوجود حنفی ہیں اور سیدنا امام اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا  
کر رہے ہیں۔

شیخ السلام خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ کے علم کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ آپ کو پچیس  
کتابیں فتاویٰ کی زبانی یاد تھیں۔

﴿ملفوظات خواجہ غلام نبی للہی رضی اللہ عنہ ص ۲۸﴾

فی زمانہ علماء میں سے کوئی ہے جسے فتاویٰ کی ایک  
کتاب زبانی یاد ہو۔ سبحان اللہ! کتنا علم تھا کون اندازہ کر سکتا  
ہے۔ پھر ذرا یہ بھی سوچو کہ آج کل جو روایات دکھا کر



لوگوں کو غلط مطلب بیان کر کے بے راہ کیا جا رہا ہے اور  
اولیاء اللہ الرحمن کے قلاوہ سے نکال کر شیطان کے پھندے  
میں ڈالا جا رہا ہے۔

کیا یہ روایات ان پیشوایانِ اُمتِ قدست اسرارِ ہم کی  
نظر میں نہیں تھیں یقیناً تھیں اور وہ ان روایات مبارکہ کے  
صحیح مطالب کو جانتے تھے ان کی توارخ اور نسخ و منسوخ کا وہ  
پورا علم رکھتے تھے احادیث مبارکہ کے صحیح مطالب سمجھنے  
کے متعلق ایک واقعہ سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

۹

حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہ ایک دن  
حدیث پاک کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اور یہ حدیث پاک بار بار  
پڑھنے میں آئی کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس  
کی نماز نہیں ہوتی آپ کے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ رسول  
اللہ ﷺ کی حدیث پاک کو چھوڑ کر اماموں کے پیچھے لگ



جانا یہ کونسی مسلمانی ہے۔ آئندہ جب میں امام کی اقتدا میں نماز پڑھوں گا تو فاتحہ شریف ضرور پڑھوں گا۔ جب آپ نے یہ ارادہ کیا تو اچانک عالم رویا میں سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا :

خواجہ صاحب! اگر آپ جیسے بزرگوں کا یہ حال ہے تو عوام کا کیا حال ہوگا؟ پھر آپ نے خواجہ باقی باللہ سے سوال کیا کہ جس کی نماز نہ ہو کیا وہ ولی ہو سکتا ہے جواب دیا کہ نہیں نماز کے بغیر کوئی ولی نہیں بن سکتا۔ اس پر آپ نے فرمایا : خواجہ صاحب! جب بغیر فاتحہ پڑھنے کے نماز نہیں ہوتی اور بغیر نماز کے کوئی ولی نہیں ہو سکتا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میرے مسلک پر عمل پیرا ہو کر ایک دو نہیں، دس بیس نہیں، سو دوسو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ولی، ابدال، غوث، قطب ہوئے ہیں وہ کیسے ہو گئے! حالانکہ میرے مسلک کے پیرو کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں



پڑھتے۔

یہ سن کر خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سوچ میں پڑ گئے  
تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خواجہ  
صاحب! رسول اکرم ﷺ کی صرف یکطرفہ احادیث  
مبارکہ پر عمل کرنے سے کام نہیں بنتا بلکہ حبیب خدا ﷺ  
کی احادیث مبارکہ ساری کی ساری حضور ہی کی حدیثیں  
ہیں لہذا سب پر عمل ضروری ہے۔ خواجہ صاحب! سُنئے یہ  
بھی رسول پاک ﷺ کی حدیث ہے کہ جس نے نماز میں  
سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اور یہ بھی ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ ہی کی حدیث  
پاک ہے کہ جب امام کی اقتدا میں نماز پڑھی جائے تو امام کی  
قرأت مقتدی کی قرأت ہے ہم دونوں حدیثوں پر عمل  
کرتے ہیں۔ کہ اگر امام یا منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا نماز  
میں الحمد شریف نہ پڑھے تو ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب



ہے اور اگر امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو امام کی قرأت  
بفرمان دوسری حدیث پاک مقتدی کی بھی قرأت ہے۔ امام  
کی حقیقی قرأت مقتدی کی حکمی قرأت ہوگی چھوڑی تو کسی  
نے بھی نہیں۔

یہ فرما کر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے  
گئے اور خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ نے اس تقریر دلیپذیر کو  
سننے کے بعد عہد کیا کہ آئندہ اپنے امام کا دامن نہیں  
چھوڑوں گا۔

یہ واقعہ سیدنا امام ربانی حضرت مجدد الد ثانی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے بھی ”مبدأ و معاد“ میں اختصار کے ساتھ ذکر  
فرمایا ہے۔ ﴿مبدأ و معاد ص ۳۲﴾

حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے اس ارشاد کا  
یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ  
کو نہیں مانوں گا۔ کیونکہ حدیث پاک کا منکر تو مسلمان ہی



نہیں۔ بلکہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا امام اعظم قدس سرہ نے جو کچھ مذہب کے معاملہ میں فرمایا ہے وہ سب قرآن و حدیث سے فرمایا ہے اور ہمیں ان کی دیانت، امانت، تقویٰ، پرہیزگاری، وفور علم، اجتہاد پر پورا یقین اور وثوق و اعتبار ہے۔ وہ نفسانی اغراض و اوصاف سے پاک ہیں۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے پاک کیا ہے۔

جیسا کہ آپ نے سرکار داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ کا ارشاد مبارک پڑھا ہے لہذا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک دربار رسالت سے منظور شدہ ہے اور دربار رسالت تک پہنچانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ ہم حنفی مذہب پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی مذہب میں رکھے اسی مذہب پر ہمیں موت دے اور قیامت کے دن اسی مذہب والوں میں اٹھائے۔



بجاء حبیبہ الامین الکریم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
وعلیٰ آلہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

(۱۰)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی :  
آپ ”مبدأ و معاد“ میں فرماتے ہیں : جب کسی  
بزرگ کی خدمت میں کوئی شخص مرید ہونے کے لیے آئے  
تو شیخ ! اسے نصیحت کرے کہ وہ اپنے عقائد نجات پانے  
والے گروہ اہلسنت وجماعت کے عقائد کے مطابق صحیح  
کرے اور اس بات کی تاکید کرے کہ وہ فقہ کے ضروری  
احکام سیکھ کر ان پر عمل کرے۔ ﴿مبدأ و معاد ص ۱۰﴾

(۱۱)

نیز فرمایا کہ

سب سے پہلے اپنے عقائد کو اہل سنت وجماعت کے



عقائد کے مطابق رکھنا چاہیے۔

دوم علم و عمل فقہ کے احکام کے مطابق حاصل کرنا ضروری ہے پھر ان دونوں اعتقادی و عملی پروں کے حاصل کرنے کے بعد عالم قدس کی طرف پرواز کرنا چاہیئے۔

﴿مکتوبات مجددیہ مکتوب ۹۱ ص ۸۳ دفتر اول حصہ دوم مکتبہ سعید کمپنی﴾

(۱۲)

نیز فرمایا :

پس چاہیئے کہ اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق رکھے اور زید و عمر ﴿ایر او غیرہ﴾ کی بات پر کان نہ دھرے دوسروں کی لفاظیوں اور بناوٹی باتوں پر اعتبار کرنا اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنا ہے۔ اہل سنت و جماعت کی تقلید ضروری ہے تاکہ نجات کی امید ہو ورنہ سب بربریت ہی بربریت ہے۔ ﴿مکتوب ۵۱ دفتر اول حصہ دوم﴾

میرے عزیز بھائیو! مندرجہ بالا تینوں عبارتیں پڑھو



اور غور کرو! اتنی بڑی شان والے ولی اور ولیوں کے ولی مجدد  
الف ثانی جن کی ولادت پاک سے پیشتر ہی سینکڑوں  
بشارتیں دی گئیں جن کے متعلق صدیوں پہلے اولیاء  
کاملین نے خوشخبریاں سنائیں۔

جن کے لیے غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب  
زمانی غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنانے  
اپنا خرقہ ﴿جَبَّہ مبارک﴾ اپنی نسبتِ خاصہ سے لبریز کر کے  
بھجھا۔ وہ مجدد الف ثانی جو کہ علم ظاہر میں بھی امام اور علم  
باطن میں بھی امام ہیں۔ علم کا بے کنار سمندر ہونے کے  
باوجود امام اعظم قدس سرہ کے مقلد ہوئے اور فرمایا کہ  
تقلید ضروری ہے ورنہ ہلاکت و بربادی ہے تو ماوشما کس شمار  
میں ہیں۔ میرے بھائیو! آؤ ذرا سوچیں قبر کو سامنے رکھ کر  
سوچیں کہ کہیں شیطان ہمیں اس صراطِ مستقیم سے ہٹا کر  
تباہی کے گڑھے کی طرف تو نہیں لے جا رہا۔



وَاللّٰهُ تَعَالٰی الْهَادِی وَنَعَم الْوَكِیْل یَهْدِیْ بِهٖ بَاتِ فَقِیْرًا یِّنِیْ  
طَرَفٌ سَهْ نَهْیْ كَمْ رَهْبَلْ كَمْ ذَرَاآ كَمْ بَهْیْ پَرُھ لَیْسَ۔

(۱۳)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :  
نجات کا دار و مدار اقوال و افعال میں اصول میں فروغ  
میں اہلسنت و جماعت کی متابعت میں ہے۔ اس لیے کہ یہی  
گروہ نجات پانے والا ہے اور اس جماعت کے سوا جتنے فرقے  
ہیں ہلاکت کے کنارے پر ہیں۔ آج اس بات کو کوئی جانے یا  
نہ جانے کل قیامت کے دن سب پر یہ واضح ہو جائے گا لیکن  
اس وقت کا پچھتانا کوئی فائدہ نہ دے گا یا اللہ ہمیں ہوش عطا  
کر! اس سے پہلے کہ موت ہمیں آجھنچوڑے۔

﴿مکتوب ۶۹/۱﴾

(۱۴)

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد



فرمایا: اولاً انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اہلسنت و  
 جماعت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عقائد کے  
 مطابق اپنے عقیدے درست کرے کیونکہ یہی مسلمانوں کا  
 سوادِ اعظم ہے۔ عقائد کی درستگی کے سوا چارہ نہیں ہے کہ  
 آخرت کی نجات اور کامیابی اسی پر موقوف ہے۔ اہلسنت و  
 جماعت کے خلاف عقیدہ بد اعتقادی ہے جو کہ زہر قاتل  
 ہے اور اس کا انجام ہمیشہ کی ہلاکت اور دائمی عذاب ہے۔  
 عمل میں اگر سستی و کوتاہی ہو جائے تو بخشش کی امید ہے  
 لیکن اگر عقیدے میں خرابی ہو تو نجات کی امید باقی نہیں  
 رہتی۔

(۱۵)

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بارگاہِ الہی میں  
 دعا کرتے ہیں:



اللهم ثبتنا على معتقدات اهل السنة

والجماعة وامتنا في زمرتهم واحشرنا معهم۔

یا اللہ! ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقیدے پر قائم

رکھ! اسی جماعت میں رہتے ہوئے ہمیں موت آئے اور  
انہیں کے ساتھ ہمارا حشر ہو۔

﴿مکتوب ۷۲ دفتر دوم حصہ ہفتم ص ۲﴾

(۱۶)

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اہلسنت وجماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے

ان کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر

بال برابر بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ

بات کشفِ صحیح سے بھی درجہ یقین تک پہنچ چکی ہے۔ اس

لیے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے۔ پس خوش نصیب ہے



وہ شخص جس کو اتباع اہلسنت وجماعت کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ان کے خلاف چلے اور ان سے انحراف کیا اور ان کی جماعت سے نکل گئے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

﴿مکتوب ۵۹، دفتر اول حصہ دوم ص ۳۳﴾

(۱۷)

بغیر تکلیف کے اور بغیر تعصب کے کہا جاسکتا ہے کہ کشف کی نظر سے حنفی مذہب کی نورانیت بہت بڑے دریا کی طرح دکھائی دیتی ہے اور باقی مذاہب مالکی، شافعی، حنبلی حوضوں اور چھوٹی نہروں کی طرح نظر آتے ہیں اور ظاہر میں بھی یہ نظر آتا ہے کہ سوادِ اعظم مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ کا متبع ہے اور حنفی مذہب متبعین کی کثرت کے علاوہ اصول و فروع میں باقی تمام مذاہب سے ممتاز ہے اور



میں اسکا طریق کار ہی نرالا ہے اور اسکے برحق ہونے کی  
دلیل ہے۔ ﴿مکتوب ۵۵ دفتر دوم حصہ ہفتم ص ۱۴﴾  
کشف صحیح کا ایک واقعہ پڑھ لیجیے

(۱۸)

ولی کامل حضرت توکل شاہ صاحب کا ارشاد گرامی  
ایک بار تقلید کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا ایک شخص  
نے عرض کیا کہ حضور حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ تو  
حدیثوں پر عمل کرتے ہیں اور فتویٰ دیتے ہیں۔ اور امام  
اعظم فقہ پر عمل کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”یوں تو امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی  
ہمارے پیشوا ہیں۔ ہم ان کی بزرگی کو مانتے ہیں مگر امام  
اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقابلہ میں کسی کا بھی علم  
نہیں۔“



فرمایا ایک دفعہ ہم مراقبہ میں تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا حوض ہے جس کا پانی سبز رنگ کا ہے اور بہت ہی گہرا ہے ہم نے بہت ہی غوطے لگائے اور بہت ہی زور مارا مگر اس کی تہہ کا بالکل پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ اس حوض میں سے کچھ نہریں نکلی ہوئی ہیں اور حوض کے کناروں پر بہت سی چرخیاں بھی لگی ہوئی ہیں پانی نہروں کے ذریعہ سے بھی نکل رہا ہے اور چرخوں کے ذریعہ سے بھی کھینچتے ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی ہزار ہا خلقت پانی کھینچ رہی ہے مگر پانی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہم نے پوچھا: یہ کس کا حوض ہے؟ کہا گیا یہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کا حوض ہے تمام عمر اسی طرح کھینچتا رہے تو بھی یہ ختم نہ ہو گا۔ باقی ہم نے حضرات امام شافعی اور حضرات امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کے علم کے حوض بھی دیکھے وہ بھی پاس ہی تھے گو وہ اپنی مقدار کے لحاظ سے کافی بڑے ہیں مگر اس



حوض کے مقابلہ میں بہت چھوٹے نظر آتے تھے۔ اس روز سے ہمیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر محبت ہو گئی ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ نہروں کی بابت جو ہم نے پوچھا تو کہا: یہ امام محمد کی نہر ہے، یہ امام ابو یوسف کی نہر ہے یہ امام زفر کی ہے وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ حوض کا پانی سبز رنگ کا تھا اس لیے ہم نے سمجھ لیا کہ رسول اکرم ﷺ کی تمام شریعت کا نورادھر ہی اگیلا ہے۔

﴿ذکر خیر ص ۲۱۷﴾

میرے مسلمان بھائیو! مندرجہ بالا چند ارشادات اولیاء کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سپرد قلم کئے ہیں۔ میرے بھائی! انہیں بغور پڑھیں اور قبر و آخرت کی فکر کریں کل قیامت کے دن فکر کرنے کی مہلت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک گروہ میں رکھے اور انہیں میں ہمارا حشر ہو۔ آمین!



میرے عزیز! آج اگر دنیا میں ولایت کا ڈنکہ بج رہا ہے تو انہیں اکابر اہلسنت کا اگر مزارات مبارکہ منبع فیوض و برکات بنے ہوئے ہیں تو انہیں اکابر اہلسنت کے اسی بات پر اگر آپ غور کریں تو بآسانی حق و باطل میں امتیاز ہو سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ الموفق و نعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علیہ و سلم۔

## وسوسے اور ان کے جوابات

پھر اگر کسی کے دل میں وسوسہ آئے کہ آخر دوسرے عقیدے والے بھی تو قرآن و حدیث ہی بیان کرتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں پھر وہ کیوں حق پر نہیں ہیں؟ تو اس وسوسہ کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ بیشک قرآن و حدیث ہی پڑھتے ہیں لیکن مطلب غلط لیتے ہیں جس کی



وجہ سے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں قرآن وحدیث تو آئینہ نور ہے اس میں ہر کسی کو اپنا ہی چہرہ نظر آتا ہے۔

حق والوں کو اپنا چہرہ نظر آتا ہے اور باطل والوں کو اپنا چہرہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا O

قرآن پڑھ کر کئی ہدایت پاتے ہیں تو کئی گمراہ ہو جاتے ہیں یعنی حق والوں کو اپنا باطن نظر آتا ہے تو وہ ہدایت پر گامزن ہو جاتے ہیں اور باطل والوں کو اپنا باطن نظر آتا ہے تو وہ گمراہی میں پھنس جاتے ہیں۔ یوں ہی حدیث پاک بقول بعض اساطین اسلام حق والوں کے لیے ہدایت بخش ہے اور باطل والوں کو گمراہی میں دھکیل دیتی ہے۔



حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا:

الحديث مضلة "الا الفقهاء۔

﴿حاشیہ اقامتہ القیامتہ ص ۴﴾

اسی وجہ سے بزرگان دین نے ہمیشہ غلط عقیدہ والوں سے اجتناب و پرہیز فرمایا ہے چنانچہ منقول ہے کہ سیدنا محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے کہ دو مولوی صاحبان آگئے اور عرض کیا حضرت اگر اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی چند آیتیں سنائیں۔

آپ نے فرمایا: میں نہیں سنتا۔ پھر ان مولوی صاحبان نے عرض کیا حضرت! اگر اجازت ہو تو ہم چند احادیث مبارکہ سنائیں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سنتا یا تم اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔



آخر وہ نامراد ہو کر چلے گئے۔ بعد میں بعض احباب نے عرض کیا حضور! آج آپ سے ایسی بات سننے میں آئی ہے کہ ہم حیران ہیں کیونکہ آپ نے قرآن و حدیث کو سننے سے انکار کر دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا: سنو! قرآن بیشک میرے رب کا کلام ہے اور حدیث پاک بیشک میرے آقا کا کلام ہے لیکن سنانے والے بد عقیدہ تھے۔ اگر وہ قرآن و حدیث بیان کرتے ہوئے غلط مطلب بیان کر دیتے اور وہ میرے دل پر بیٹھ جاتا تو میں گمراہ ہو جاتا۔

﴿فتاویٰ الحرمین﴾

اسکی تائید میں ایک واقعہ لکھا جاتا ہے پڑھیے اور ایمان چالیجئے۔ ایک ایماندار آدمی دوسرے عقیدہ والوں کے کسی جلسہ میں گیا وہاں تقریر کرنے والے نے بیان کرتے کرتے یہ حدیث پڑھی:



حب الی من دنیا کم ثلاث " الطیب والنساء

وقرة عینی فی الصلوۃ۔

اور اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ خواہش سے کوئی بھی  
چاہوا نہیں ہے حتیٰ کہ نبی کریم بھی بچے ہوئے نہیں ہیں۔  
یہ سن کر اس ایماندار نے کہا: ارے بے حیا! تو اللہ تعالیٰ  
سے شرم نہیں کرتا کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضور نے  
"احبت" نہیں بلکہ "حب" فرمایا ہے پھر تو تو میں میں  
تک نوبت پہنچی۔

جب گھر پہنچا تو سخت کوفت اور پریشانی لاحق ہوئی  
اسی پریشانی کے عالم میں آنکھ لگ گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔  
حبیب خدا سید الانبیاء علیہ السلام کا دیدار نصیب ہوا۔ اور حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے امتی! تو پریشان کیوں  
ہے؟ عرض کرنے پر فرمایا: اس بیان کرنے والے کو اللہ



تعالیٰ کافی ہے ازاں بعد مجھے خبر ملی کہ وہ بیان کرنے والا باہر  
اپنی جائیداد کی طرف جارہا تھا کہ کسی نے اسے قتل کر دیا۔

نعوذ باللہ من الاطلالة علی الانبیاء ورثہم

الاولیاء۔ ﴿روح البیان مختصر جلد ۹ سورۃ نجم﴾

اس واقعہ کو بیان کر کے بعض بزرگان دین نے فرمایا  
اتنے بڑے جلیل القدر عالم فاضل محدث اتنی احتیاط  
کریں کہ کسی غیر سے قرآن و حدیث بھی سننا پسند نہ کریں  
اور آج کل وہ لوگ جو علم دین سے عاری ہیں وہ کہتے ہیں ہر  
کسی کی بات سن لینا چاہیے۔

اسی وجہ سے وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں  
سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بھی سن لیجئے :  
حضرت ابوذر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں اپنی امت پر دجال کے



علاوہ دجال سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے علماء سے

کرتا ہوں۔ ﴿منقول از فتاویٰ الحرمین﴾

نیز فرمایا:

ویل "لامتی من علماء السوء

نیز فرمایا:

ان اخوف ما اخاف علی امتی کل منافقٍ علیم

اللسان ۝ ﴿فتاویٰ الحرمین﴾

زیادہ تر خوف میں اپنی امت پر اس شخص سے کرتا

ہوں جس کے دل میں نفاق ہو اور اسکی زبان خوب چلتی

ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بزرگان دین اولیاء کاملین کے

دامن کے ساتھ وابستہ رکھے اور ایمان پر خاتمہ کرے۔

آمین! پھر اگر کسی عزیز کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ تو



ہو سکتا ہے کہ کسی لفظ یا عبارت کے سمجھنے میں اختلاف ہو جائے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی عالم دین دین کے معاملہ میں قطع و برید، کمی پیشی کرے۔

اس خدشہ کے جواب کے لیے آپ کو قرآن پاک کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔ آئیے پہلا ہی پارہ پڑھ کر دیکھ لیں :

يَحْرَفُونَہٗ 'من بعدما عقلوه و هم يعلمون۔

علمائے یہود اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھ اور سمجھ لینے کے بعد اس میں تحریف ﴿ہیر پھیر﴾ کر لیتے تھے۔ مگر پھر اگر آپ کہیں کہ وہ تو اہل کتاب تھے مگر حضور کا کلمہ پڑھنے والے تو ایس نہیں کرتے تو اس خدشہ کے ازالہ کے لیے صرف دو مثال پیش کی جاتی ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”فتاویٰ



شامی“ ﴿ردالمحتار﴾ میں صاحب درمختار کے اس قول کہ  
 اگر کوئی شخص حنفی مذہب چھوڑ کر شافعی مذہب اختیار  
 کر لے تو اسے تعزیر ﴿سزا﴾ دی جائے گی۔  
 اسکی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا:

حکى ان رجلا من اصحاب ابى حنيفة خطب  
 الى رجل من اهل الحديث ابنته فى عهد ابى بكر  
 الجوز جاني فابى الا ان يترك مذهبه فيقرأ خلف  
 الامام ويرفع يديه عند الانحطاط وغير ذلك فاجابه  
 فزوجه فقال الشيخ بعد ما سئل عن هذه و اطرق  
 راسه النكاح جائز ولكنى اخاف عليه ان يذهب  
 ايمانه وقت النزاع لانه استخف بمذهبه الذى هو  
 حق عنده ترکه لاجل جيفته منتنة۔

﴿شامی باب التعزیر﴾



یعنی حضرت شیخ ابو بکر جوزجانی کے زمانہ میں ایک  
 حنفی نے کسی اہل حدیث سے رشتہ طلب کیا تو اس نے اس  
 شرط پر رشتہ دینا منظور کیا کہ وہ حنفی مذہب چھوڑ دے اور  
 فاتحہ خلف الامام پڑھے رفع یدین کرے وغیرہ وغیرہ۔ اس  
 حنفی نے یہ شرط قبول کر لی اور نکاح کر لیا۔ پھر یہ مسئلہ  
 حضرت شیخ ابو بکر جوزجانی سے پوچھا گیا تو آپ نے سر جھکا  
 لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا: نکاح تو ہو گیا لیکن مجھے خوف ہے کہ  
 اس حنفی کا جان کنی کے وقت ایمان چھین لیا جائے گا کیونکہ  
 اس نے ایک مردار چمڑے کی خاطر اپنا حق مذہب چھوڑ دیا  
 ہے اور مذہب حق کو ہلکا جانا ہے۔

اس واقعہ کو پڑھ کر ہر ذی عقل انسان غوطی یہ سمجھ  
 لیتا ہے کہ علامہ شامی نے یہ واقعہ اسلئے نقل فرمایا ہے کہ  
 حق مذہب چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ ایمان چھن جانے کا



خطرہ ہے۔ لیکن بعض کلمہ گو علماء کی دیانت کا اندازہ لگا لیجئے! چنانچہ ”فتاویٰ ثنائیہ“ میں اسی عبارت کو اسی کتاب اسی باب سے نقل کیا۔ پڑھ لیجئے :

حکی ان رجلا من اصحاب ابی حنیفہ خطب  
الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی  
بکر الجوز جانی فابی الا ان یترو مذہبہ، فیقرأ خلف  
الامام ویرفع یدہ عند الانحطاط وغیر ذالک فاجابہ  
وزوجہ فقال الشیخ بعد ماسئل عن ہذہ واطرق  
راسہ النکاح جائز۔

﴿فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم ص ۷۰ مطبع اشاعت دینیات﴾

ترجمہ :

ایک حنفی نے ایک اہلحدیث کے ہاں نکاح کرنا چاہا  
تھا اس نے اس شرط پر نکاح کیا کہ آج سے وہ حنفی



ابو محمد یث بن جائے یعنی امام کے پیچھے الحمد پڑھے اور رفع الیدین کرے وغیرہ۔ یہ واقعہ ابو بکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت کا ہے شیخ سے جب اسی مسئلہ کا سوال کیا گیا تو سوچ کر جواب دیا کہ نکاح جائز ہے۔

﴿فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم ص ۷۰﴾

دیکھا آپ نے! بدیانتی کی مثال اس سے بھی کوئی بڑی ہو سکتی ہے کہ جس مقصد کے لیے علامہ شامی نے یہ واقعہ نقل فرمایا وہ پوری کی پوری عبارت ہی ہضم ہو گئی اور صرف اپنے مذہب کی ترویج کے لیے نہ خدا تعالیٰ کا خوف رہا نہ عاقبت کا ڈر۔

”لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم“

دوسرا واقعہ فقیر کو ایک کتاب جس کا نام آسمانی جنت اور درباری جہنم ہے یہ تصنیف ہے امیر حمزہ کی اس



کے صفحہ ۵۱ پر امیر حمزہ نے لکھا ہے کہ میں پاکپتن گیا وہاں  
 بابا فرید کے دربار کے دروازے کے اوپر پتھر کی تختی پر  
 بابا فرید کے متعلق لکھا ہے زبدۃ الانبیاء یہ لکھنے کے بعد اس  
 کو خوب رگیدا ہے یہ پڑھ کر فقیر کو غصہ آگیا اور دل نے  
 فیصلہ دیا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے ایسا نہیں ہو سکتا پھر فقیر  
 بتاریخ ۵ اگست ۱۹۹۸ء چھ احباب کو ساتھ لیا اور پاکپتن  
 شریف پہنچ گیا۔ وہاں دیکھا تو دربار کے دروازہ پر لکھا ہے  
 زبدۃ الانبیاء میں نے احباب سے کہا اپنی آنکھوں سے دیکھ لو  
 یہ سراسر جھوٹ ہے بددیانتی ہے اور دھوکہ دہی ہے۔  
 سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اقرار کیا کہ یہ صرف  
 اولیاء کرام کو بدنام کرنے کیلئے جھوٹ بولا ہے اور یہ سراسر  
 یہودیوں کا کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹے لوگوں سے  
 چائے رکھے۔



اگر اب بھی آپ کا دل نہ مانے تو خدا تعالیٰ ہی آپ کو سمجھے۔ بھائیو! سوچو کیا اسی کا نام مسلمانی ہے اگر یہی مسلمانی ہے تو اسکو دور سے ہی سلام ہے پھر اگر دل میں یہ وسوسہ آئے کہ وہ حضرات حدیث پر عمل کرتے ہیں اور یہ دعویٰ تو بہت اچھا ہے۔

جواباً عرض ہے کہ دعویٰ اور چیز ہے اور حقیقت اور چیز ہے۔ حقیقت میں عامل بالحدیث اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔ آپ تھوڑا سا ذہن کو اس سوچ پر لگائیں اور موازنہ کر لیں کہ کس جماعت میں وہ اکابر اولیاء ہوئے ہیں جن کی ولایت کی دنیا گواہی دے رہی ہے۔ اگر آپ غور کریں گے تو جلد ہی حقیقت سامنے آجائے گی۔ اگر یہ حضرات جن کا ذکر ہوا صحیح طور پر قرآن و حدیث کے عامل نہ ہوتے تو ولایت کہاں سے ملتی۔ یہ ساری بہاریں قرآن و حدیث پر



عمل کرنے کی تو ہیں نیز کسی چیز کا دعویٰ کر لینا تو آسان ہے مگر پورا اترنا مشکل ہو جاتا ہے ایک مثال تحریر کی جاتی ہے پڑھ لیجئے :

فقیر کے استاد محترم نے بیان فرمایا :

”ہندوپاک کی تقسیم سے پہلے امرتسر میں ایک اہلحدیث مولوی صاحب تھے جو اسی قسم کا دعویٰ کرتے تھے کہ ہم ہی عامل بالحدیث ہیں اور ہم حدیث پاک سے ذرہ برابر ادھر ادھر نہیں چل سکتے۔ ایک صاحب ان کے ہاں پہنچ گئے اور پوچھا مولوی صاحب! کیا آپ کا عمل حدیث پاک پر ہے؟ وہ بولے بالکل جناب! ہم ہی تو عامل بالحدیث ہیں ہم تو حدیث رسول سے ذرہ بھر ادھر ادھر نہیں چل سکتے۔

اس شخص نے پوچھا مولوی صاحب! دین کے



بارے قیاس کرنا کیسا ہے؟ مولوی صاحب نے فوراً فتویٰ لگا

دیا کہ دین کے معاملہ میں قیاس کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اس شخص نے کہا مولوی صاحب آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ مسئلہ کا جواب قرآن و حدیث رسول سے دیا جائے۔

مولوی صاحب نے کہا جو چاہو پوچھ لو! ہر مسئلہ کا جواب قرآن و حدیث رسول سے دیا جائے گا۔

اس نے کہا مولوی صاحب! جب نماز میں امام ”ولا الضالین“ کہے تو آمین کہنا چاہیے یا نہیں؟

مولوی صاحب نے کہا مقتدی ضرور آمین کہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ جب امام ”ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو۔ پھر اس شخص نے پوچھا مولوی صاحب یہ بتائیں کہ مقتدی کو امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے



ہوئے سورۃ فاتحہ ﴿الحمد شریف﴾ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے کہا الحمد شریف تو واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں کیونکہ حدیث پاک میں ہے اسکی نماز ہی نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔

پھر اس شخص نے سوال کیا مولوی صاحب! بتائیے کہ ایک نمازی اس وقت آیا جبکہ امام صاحب نے آدھی سورۃ فاتحہ پڑھ لی تھی اور آنے والے نے امام کی اقتداء میں نماز کی نیت باندھ کر الحمد شریف پڑھنا شروع کر دی اس نے آدھی الحمد شریف پڑھی تھی کہ امام نے ”ولا الضالین“ کہہ دیا۔ اب مقتدی آمین کہے یا نہ کہے اگر نہیں کہتا تو حدیث پاک کے خلاف کر رہا ہے حدیث پاک کا فرمان ہے جب امام ”ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو اور اگر وہ مقتدی اس حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے آمین



کہتا ہے تو وہ الحمد شریف جو وہ پڑھ رہا ہے اس کے درمیان  
 آمین کہے گا اور درمیان میں آمین کہاں ہے؟ مولوی  
 صاحب! یہ دین کا مسئلہ ہے لہذا حدیث پاک سے جواب دیا  
 جائے۔ رائے قیاس سے آپ نے یہ بات کہی تو تمہارا سارا  
 دعویٰ دھڑام سے گر جائیگا۔

مولوی صاحب سوچ کر کہنے لگے۔ بھائی میری  
 طبیعت ناساز ہے وزیر آباد میں ہمارے مسلک کے ایک  
 چوٹی کے مولانا صاحب ہیں یہ مسئلہ وہ حل کر دیں گے۔  
 اس شخص نے گاڑی کا ٹکٹ لیا اور سوار ہو کر وزیر  
 آباد پہنچ گیا اور مولوی صاحب سے مسئلہ دریافت کر کے  
 جواب مانگا تو مولوی صاحب بولے بھائی مجھے پیش لگے  
 ہوئے ہیں ہمارے ایک عالم فاضل ملتان میں تشریف فرما  
 ہیں وہاں چلے جاؤ وہ حل کر دیں گے۔ جب وہ صاحب



ملتان شریف پہنچے اور مسئلہ دریافت کیا تو مولوی صاحب

نے فرمایا: اے دوست! مجھے اسہال آرہے ہیں تم کسی اور  
سے دریافت کر لو۔ چلو چھٹی ہو گئی اور آج تک اسکا جواب  
نہ بن پڑا۔ آج بھی اگر کوئی حضرت صاحب یہ مسئلہ حل  
کر دیں تو بسر و چشم قبول کر لیا جائے گا مگر شرط وہی ہے کہ  
جواب قرآن و حدیث پاک سے دیں عقل رائے یا قیاس کا  
اعتبار نہیں ہو گا اور ہم حنفیوں کے نزدیک تو یہ مسئلہ  
نہایت ہی آسان ہے کہ امام کی قرأت حملاً مقتدی کی  
قرأت بھی ہے لہذا جب امام ”ولا الضالین“ کہے مقتدی  
آہستہ سے آمین کہہ لے لہذا

پھر اگر کوئی یوں کہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں  
تم قرآن و حدیث کا مطلب غلط بیان کرتے ہو اور  
تم کہتے ہو کہ وہ لوگ غلط مطلب بیان کرتے ہیں تو ہم  
کدھر جائیں۔ اس وسوسہ کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلہ



میں بھی ہم ولیوں کا دامن تھام لیں تو حق واضح ہو جائے گا  
لیجئے پڑھ لیجئے اور عمل پیرا ہو کر سیدھے جنت جائیے۔

(۱۹)

ولیوں کے ولی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا :  
وہ علوم جو کہ کتاب و سنت سے متضاد ہیں ان میں  
سے وہی معانی معتبر ہیں جو اہل سنت و جماعت کے بزرگوں  
نے کتاب و سنت سے بیان کئے اور سمجھے ہیں اس لیے کہ ہر  
بد مذہب اور گمراہ اپنے فاسد عقیدوں کو اپنے زعم فاسد  
میں کتاب و سنت سے ہی اخذ کرتا ہے اللہ ایسے لوگوں کی  
کتاب و سنت سے سمجھی ہوئی بات کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

(۲۰)

نیز فرمایا :

وہ معنی جو علماء حق نے سمجھے ہیں ان کے خلاف جو



معنی یا مطلب لیا جائے گا اس کا بالکل اعتبار نہیں ہے اس لیے کہ بد مذہب اور گمراہ لوگ اپنے عقیدہ کے پیشواؤں کو کتاب و سنت جانتے ہیں اور اپنے ناقص فہم کی پہنچ کے مطابق کتاب و سنت سے مطالب اخذ کرتے ہیں۔

”یضل بہ کثیراً و یهدی بہ کثیراً“

اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ علماء حق کے کتاب و سنت سے اخذ کردہ معانی معتبر ہیں اور ان کے خلاف بیان کئے ہوئے معانی کا اعتبار نہیں ہے یہ اسلئے ہے کہ علماء حق نے یہ معانی صحابہ کرام اور سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تتبع اور آثار سے اخذ کئے ہیں لہذا نجات ابدی ان کے ساتھ مخصوص ہو گئی ہے اور ہمیشہ کی کامیابی انہیں حضرات کا حصہ بن گئی ہے۔

اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم



المفلحون۔ ﴿مکتوب ۲۸۶ دفتر اول حصہ پنجم ص ۲۸﴾

میرے عزیز بھائی! اس مذکورہ بالا عبارت کو ایمان کی نظروں سے پڑھ اور دیکھ کیسے جنت کا سیدھا راستہ بتا دیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ قرآن و سنت کے وہ مطالب و معانی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والے ہیں جو اہل سنت و جماعت کے بزرگوں نے بیان فرمائے ہیں اور اس میں اس شخص کے لیے جو بزرگان دین، اولیائے کاملین کو مانتا ہے دل کے اطمینان اور تسلی کیلئے کافی سامان موجود ہے لیکن وہ شخص جس کا دل ان اکابر امت کی محبت سے خالی ہو چکا ہے اس کے شکوک و شبہات قبر میں پہنچ کر ہی نکلیں گے۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

فقیر ابو سعید غفر لہ، وَلَوْ اَلَدِیْہِ



بسم اللہ الرحمن الرحیم -

## خاتمہ

میرے عزیز بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا دامن نہ چھوڑو کیونکہ دونوں جہان کی سعادت ان کے دامن کے ساتھ وابستہ ہے۔ حبیب خدا سید انبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے مبارک قدموں تک رسائی ان کے واسطے سے ہے۔

”فنافی اللہ“ کا مرتبہ ان کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے۔ بارشیں ان کی برکت سے ہوتی ہیں۔ مصیبتیں ان کی وجہ سے ٹلتی ہیں۔ دشمنوں پر فتح ان کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے رزق ان کی برکت سے ملتا ہے۔ سیدنا عبادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:



الابدال فی امتی ثلثون بهم تقوم الارض وبهم  
تمطرون وبهم تنصرون ۝ ﴿رواہ البصرانی﴾

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں ابدال  
تیس ہیں ان کی وجہ سے زمین قائم رہے گی ان کی برکت  
سے بارشیں ہوں گی اور ان کی برکت سے تمہیں دشمنوں  
پر فتح و کامیابی ہوگی۔ اور ابن عساکر کی روایت میں ہے :

یصرف عن اهل الارض البلاء والغرق  
ان کی برکت سے زمین والوں سے بلائیں دفع ہوتی  
ہیں اور غرق سے نجات ملتی ہے۔ اور ایک روایت میں  
ہے :

بهم ينصرون وبهم يرزقون ۝  
فرمایا رسول اکرم ﷺ نے اولیاء کرام کی برکت  
سے لوگوں کی امداد کی جاتی ہے۔ اور ان کی برکت سے



لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ ﴿الا من العلی﴾

اولیائے کرام کے ساتھ معاملہ اللہ کے ساتھ  
معاملہ ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ یوں نہ فرماتا:

من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب O

﴿حدیث قدسی﴾

یعنی جو میرے کسی ولی کے ساتھ عداوت رکھے گا  
اس کے لیے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

میرے عزیز بھائی! جو ان کے پیچھے چل پڑا وہ جنت  
پہنچ گیا۔ انسان تو انسان ان کے پیچھے نیاز مندی سے کتا بھی  
چلے تو وہ بھی جنت پہنچ جائے چنانچہ تفسیر روح البیان میں  
ہے: ”اصحاب کھف کا کتا بھی مومنوں کیساتھ جنت جائیگا  
جیسے کہ حضرت مقاتل کا قول ہے۔

﴿روح البیان ج ۵ ص ۲۲۶﴾



نیز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

شعر:

سگ اصحاب کف روزے چند  
 پے نیکاں گرفت مردم شد  
 نقل کر کے فرمایا یعنی: بامردماں داخل جنت شود  
 در صورت کبش۔ ﴿تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۲۲۶﴾  
 یعنی اصحاب کف کا کتابھی مینڈھے کی صورت میں  
 جنت جائیگا۔ میرے بھائی ولیوں کے ساتھ محبت کرنا اللہ  
 تعالیٰ کی عبادت ہے۔ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 علیہ نے فرمایا:

ما تعبد متعبد "اکثر من التحبب الی اولیاء

الرحمان ۵ ﴿روض الریاحین﴾



یعنی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے ساتھ محبت کرنے  
والا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عابد ہے اور یہ بھی مسلم کہ ولیوں کا  
منکر ان کا گستاخ اولیاء کرام کی برکتوں سے محروم رہتا ہے  
اور ڈر اس بات کا ہے ایسا شخص اپنے ساتھ ایمان نہ لیجا سکے  
گا۔

سیدنا امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

قال الشیوخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اقل عقوبة  
المنکر علی الصالحین ان یحرم برکتہم قالو  
اویخشى علیہ سوء الخاتمة ﴿روض الریاحین ص ۸﴾  
نعوذ باللہ من سوء الخاتمة

مشائخ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اللہ والوں پر  
انکار کرنے کی کم از کم سزا یہ ہے کہ ولیوں کی برکتوں سے  
محروم رہتا ہے اور ڈر ہے کہ ایسا شخص بے ایمان ہو کر



مرے گا۔ ﴿معاذ اللہ﴾

یہی وجہ ہے کہ اولیاء کرام کی شان میں زبان درازی کرنے والے عموماً بے ایمان ہو کر مرتے ہیں۔

(۱)

مشہور معروف عالم دین مولانا عبد الجبار صاحب کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبد العلی اہلحدیث جو کہ مسجد تیلیاں والی امرتسر میں امام ہیں وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اس مولوی عبد العلی نے کہا ہے کہ ابو حنیفہ ﴿سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ﴾ سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔

یہ سن کر مولانا عبد الجبار صاحب جو کہ بزرگوں کا نہایت ہی ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ حکم دیا کہ اس



نالائق عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ  
عنقریب یہ مرتد ہو جائے گا۔

چنانچہ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ  
بھی نہ گذرا تھا کہ وہ مولوی عبدالعلی مرزائی ہو گیا اور  
لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔

ازال بعد کسی نے مولانا عبدالجبار سے پوچھا کہ آپ  
کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس  
وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت مخاری شریف  
کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی :

من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب O

﴿حدیث قدسی﴾

یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی  
اسکے خلاف میں اعلان جنگ کرتا ہوں۔



اور میری نظر میں امام ابو حنیفہ ولی اللہ تھے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اور اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں ہے اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔

﴿کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹۱﴾

فاعتبر وایا اولی الابصار

(۲)

شیخ المشائخ سلطان الہند خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کہ اللہ والوں کے ساتھ بغض و حسد رکھتا تھا۔ جب کبھی بزرگانِ دین کو دیکھتا ان سے منہ پھیر لیتا۔ جب وہ آدمی مر گیا اور اسے قبر میں رکھا اس کا منہ قبلہ کی



جانب کیا گیا تو اس کا منہ قبلہ سے پھر گیا اور دوسری طرف  
 مڑ گیا۔ جتنی بار بھی اس کا منہ قبلہ کو کرتے اس کا منہ پھر کر  
 دوسری جانب ہو جاتا۔ لوگ بڑے حیران ہوئے ہاتھ  
 سے آواز آئی۔ اے مسلمانوں! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو اس  
 کا منہ قبلہ کی طرف نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ دنیا میں میرے  
 دوستوں سے منہ پھیرا کرتا تھا اور ایسے شخص سے میری  
 رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور یہ شخص راندہ درگاہ ہو گیا ہے  
 اور قیامت کے دن خنزیر کی صورت میں اٹھایا جائے  
 گا۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

﴿دلیل العارفین ص ۲۳﴾

۳

سنجار میں ایک شخص تھا کہ جو اولیاء کرام پر بلا وجہ  
 طعن و تشنیع کیا کرتا تھا۔ جب وہ بیمار ہو کر قریب المرگ



ہوا تو اس وقت وہ شخص ہر قسم کی باتیں کرتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔

بار بار لوگوں نے اسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح بھی وہ کلمہ شریف نہیں پڑھ سکتا تھا۔ لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لائے۔ سرکار سوید سنجاری قدس سرہ تشریف لا کر اس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا پھر جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اس شخص نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا الحمد للہ رب العالمین پھر سرکار سوید سنجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا اس وجہ سے اسکی زبان کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دی گئی تھی اور جب میں نے یہ معلوم کیا تو اللہ کی جناب میں اس کی سفارش کی۔ سفارش پر مجھ سے



فرمایا گیا: اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن

شرط یہ ہے کہ میرے ولی جن کی شان میں یہ بے ادبی کرتا  
تھا وہ بھی اس سے راضی ہو جائیں۔ یہ ارشاد سن کر میں  
مقام حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف  
کرخی، حضرت سری سقطی، حضرت خواجہ جنید  
بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور ان  
حضرات نے معاف کر دیا ہے۔

پھر اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت  
پڑھنا چاہتا تھا تو ایک سیاہ چیز میری زبان پکڑ لیتی تھی اور  
کہتی تھی کہ میں تیری بد زبانی ہوں پھر اسکے بعد ایک چمکتا  
ہو نور آیا اور اس نے اس بلا کو دفع کر دیا اور اس نور نے  
کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں پھر اس



شخص نے کہا مجھے اس وقت آسمان اور زمین کے درمیان  
نورانی گھوڑے نظر آرہے ہیں جن کے سوار بھی نورانی  
ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں اور پڑھ  
رہے ہیں :

”سبوح“ قدوس ”ربنا ورب الملائكة والروح“  
پھر آخر دم تک وہ شخص کلمہ شہادت پڑھتا رہا اور  
اسی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

﴿فلانہ الجواہر مترجم ص ۲۵۵﴾

میرے عزیز غور کر! اور سوچ! کہ اس میں کتنے  
عبرت آموز سبق پنہاں ہیں۔

ایک یہ کہ وہ ولیوں کی شان میں گستاخی کیوجہ سے  
بے ایمان ہو کر جا رہا تھا۔

دوم یہ کہ اس پر فضل اللہ تعالیٰ نے کیا



لیکن! وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ولی، ولیوں کے

ولی، سرکار سوید سنجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ مختار مطلق ہے، بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ باوجود اس کے اسکا قانونِ قدرت یہ کہ جب تک میرے پیارے راضی نہیں ہوتے میں بھی راضی نہیں ہوتا۔

میرے عزیز! یہ بھی سوچ کہ ہر گستاخ کے لیے کون کسی ولی کو کسی اللہ تعالیٰ کے پیارے کو بلائے گا تا کہ وہ اللہ کے ولیوں سے معافی لے دیں۔

## ایک شبہ اور اُس کا ازالہ

اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اولیاء کرام قدس سرہم توفوت ہو گئے ہیں وہ تو اب نہیں آسکتے تو یہ وسوسہ غلط ہے یہ شیطانی وسوسہ ہے کیونکہ بزرگوں کا فیصلہ



ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی مرتے نہیں ہیں وہ باذن اللہ زندہ ہیں۔

شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے :

یکے از مشائخ عظام گفتہ است دیدم چہار کس را، از مشائخ تصرف مے کنند در قبور خود مانند تصرفمائے شان در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف و عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو کس دیگر را از اولیاء شمر و مقصود حصر نیست آنچه خود دیدہ و یافتہ است گفتہ۔

﴿حیات الاموات ص ۱۱۵﴾

یعنی اکابر اولیاء کرام میں سے بعض نے فرمایا کہ میں نے چار ولیوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی اپنی قبروں میں یوں تصرف کرتے ہیں جیسے کہ اپنی زندگی میں تصرف کرتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کرتے ہیں ان میں سے ایک



حضرت معروف کرخی ہیں اور دوسرے غوث اعظم  
 محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ اور دو اور ولیوں کا  
 ذکر فرمایا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان چار کے سوا اور  
 کوئی تصرف نہیں کر سکتا بلکہ جس کسی نے جو کچھ دیکھا وہ  
 بیان کر دیا ہے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اور اس کا مشاہدہ بھی بارہا ہوا ہے چنانچہ ایک مثال  
 پیش کی جاتی ہے۔

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالے  
 قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ مولوی عبداللہ اہلحدیث  
 سکھ اوڈال والا نزد ماموں کا بنجن حضرت شیر ربانی  
 میاں شیر محمد صاحب شر قپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 خدمت میں حاضر ہوا اور جب اس نے وہاں اتباع سنت  
 دیکھی ﴿ہر کام سنت کے مطابق ہوتا تھا﴾ تو وہ بڑا خوش



ہوا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ وہاں لکھا ہوتا تھا :

”یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ“

تو وہ مولوی سیخ پا ہو گیا اور ناراضگی کا اظہار کیا۔  
 اعلیٰ حضرت شریقیوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحمل سے کام  
 لیا۔ اور جب اسے رخصت کرنے لگے تو آپ نے اس کے  
 ساتھ باہر تک گئے۔ وہاں اس مولوی اہلحدیث کے پاس  
 کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا :

”یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ“

وہ مولوی کیا دیکھتا ہے کہ فوراً ایک بزرگ نورانی  
 چہرہ ظاہر ہو گئے اور رعب اتنا تھا کہ مولوی صاحب ان  
 کے جلال کی تاب نہ لا سکے اور اس مولوی صاحب کی  
 آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔

اس پر اعلیٰ حضرت شریقیوری نے فرمایا :



”مولوی جی! یہی ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی  
جنہیں ہم پکارتے ہیں۔ دیکھو! ہماری عرض پر مدد کیلئے  
پہنچ گئے۔ یہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں اور اسی لیے ہم ان کو  
پکارا کرتے ہیں۔“

مولوی عبداللہ اپنے باطل عقیدہ پر نادم ہوا۔

﴿خزینہ کرم ص ۷۰﴾

مندرجہ بالا واقعات پڑھیں تاکہ اولیاء اللہ کی شان  
میں بے ادبی کر کے ایمان نہ ضائع کر بیٹھیں۔

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ

اور اس کے برعکس جو لوگ اولیاء کرام کے ساتھ

محبت کرتے ہیں ولیوں کا ادب کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے

فضل سے با ایمان جاتے ہیں اور ان کے لیے دنیا میں قبر میں

حشر میں سعادت ہی سعادت ہے۔ برکت ہی برکت ہے۔



یہ مسئلہ بھی واقعات کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ  
میرے مسلمان بھائی عبرت حاصل کریں اور اپنا مستقبل  
سوچیں۔

(۱)

ایک شخص جو کہ بڑا ہی فاسق و فاجر تھا۔ ایک دن  
دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا۔ اتفاق سے وہاں  
حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دریا پر وضو کر  
رہے تھے۔

وہ شخص جب ہاتھ پاؤں دھونے بیٹھا تو اتفاق سے وہ  
ایسی جگہ بیٹھ گیا جو حضرت امام احمد بن حنبل کے اوپر تھی  
اور حضرت امام موصوف نیچے کی طرف بیٹھے وضو کر رہے  
تھے۔ اس شخص کو خیال آیا کہ یہ بڑی بے ادبی کی بات ہوگی  
کہ ایک اللہ تعالیٰ کے مقبول امام وقت وضو کر رہے ہوں



اور میرے جیسا ایک نالائق انسان ان سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔ یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آبیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔

جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو ملا انہوں نے پوچھا بتا تیرے ساتھ کیا معاملہ درپیش آیا؟

اس نے کہا ”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہو گئی۔ اور پھر سارا قصہ ﴿دریا پر ہاتھ پاؤں دھونے والا﴾ سنا دیا۔

﴿تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۳، ذکر خیر ص ۲۳﴾

۲

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ فرید الدین گنج



شکر قدس سرہ نے فرمایا: ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و فاجر اور گنہگار تھا۔ ملتان شریف میں فوت ہوا بعد وفات کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اور جب اس سے بخشش کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک دن حضرت خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جارہے تھے تو میں نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا تو مجھے اسی دست بوسی کی وجہ سے بخش دیا گیا ہے۔ ﴿خلاصۃ العارفین ص ۲۰﴾

(۳)

ایک شخص نہایت ہی بد کردار اور فاسق و فاجر تھا اسے لوگ اس کی بدبختی اور بد کرداری کی وجہ سے ”شقی“ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ایک دن وہ شخص



حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کی خدمت میں جا بیٹھا۔ پھر وہاں سے اٹھ کر باہر نکلا تو کسی نے حسب معمول اس کو ”شقی“ کے لقب سے پکارا۔ ہاتف سے آواز آئی کہ اب اس کو شقی مت کہو! کیونکہ جو شخص ہمارے ولی جنید کی صحبت میں ایک ساعت بیٹھ چکا ہے وہ شقی نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اب یہ سعید ہو گیا ہے۔ ﴿ذکر خیر ص ۲۲۹﴾

(۴)

مغربی ممالک کا ایک شخص جو کہ سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کا نیاز مند تھا۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کے وصال کے بعد دوستوں میں بیٹھے بیٹھے بات چل نکلی کہ قبر میں منکر نکیر کے سوالات اور ان کے جوابات بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ یہ سن کر وہ رجل مغربی بولا: اللہ کی قسم! جب وقت آئیگا تو بتا دوں گا



کہ کیسے جواب دیا جاتا ہے۔ دوستوں نے کہا کہ ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ تو نے کیا جواب دیا ہے۔

رجل مغربی نے کہا ”آجانا میری قبر پر! انشاء اللہ آپ کو سنا دیا جائے گا کہ کیا سوال جواب ہوتا ہے۔ اور جب خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کا وہ خادم فوت ہوا تو لوگوں کے واپس آجانے کے بعد وہ دوست جن کے ساتھ یہ بات چیت ہوئی تھی وہ قبر پر بیٹھے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خادم کی برکت سے حجاب اٹھا دیئے حتیٰ کہ انہیں سنائی دے رہا تھا جو قبر میں سوال و جواب ہوئے۔ جب منکر نکیر نے اس سے سوال کیا تو وہ بڑے اطمینان سے کہتا ہے اے میرے رب کے فرشتو! تم مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ولی خواجہ بایزید بسطامی کا کوٹ ان کندھوں پر اٹھائے رکھا ہے۔“ اتنا کہنے سے اللہ تعالیٰ کے



حکم سے منکر نکیر اسے چھوڑ کر چلے گئے اور حساب معاف

ہو گیا۔ ﴿تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۸۸﴾

## میرے عزیز!

آپ نے غور کیا ہے پھر اس واقعہ کو پڑھ! پھر غور  
کر! تاکہ تیرے دل میں ولی کی عظمت کا سکہ بیٹھ جائے اور  
تو بھی سعادت مندوں سے ہو جائے جب اس کپڑے  
﴿کوٹ﴾ کا نام لینے سے بخشش ہو گئی جس کی نسبت ولی اللہ  
کے جسم پاک کے ساتھ ہو تو خود ولی کی عظمت کو کون  
جان سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے غلاموں  
میں اٹھائے! وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

ممکن ہے بعض مخصوص نظریات والے احباب  
اس کو مستعبد جانیں لہذا فقیر ایک حوالہ سپرد قلم کرتا ہے

ان کا جن کو یہ اپنا پیشوا اور حکیم الامت مانتے ہیں۔ پڑھیے



اور ایمان تازہ کیجئے!

(۵)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں ایک شخص جو کہ حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا دھوئی تھا۔ کپڑے دھویا کرتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا اور اسے دفن کر دیا گیا تو قبر میں منکر نکیر آگئے اور اس سے سوال کیا اے بندے: بتا؟ من ربك؟ تیرا رب کون ہے؟ اس سوال کے جواب میں اس نے کہا: جی مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ میں غوث پاک دھوئی ہوں۔ یہ منکر نکیر اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ ﴿افاضات یومیہ جلد دوم﴾

(۶)

خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الاولیاء کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے کہ یحییٰ بن عمار کو انکے



وصال کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے۔ یحییٰ بن عمار نے کہا جب میں دربار الہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے یحییٰ ہم تجھ سے سخت باز پرس کرتے مگر تو نے ایک مجلس میں اس انداز سے ذکر کیا کہ ہمارا ایک دوست سن کر بہت ہی محظوظ ہوا اس لئے ہم نے تیری بخشش کر دی۔

﴿مقدمہ تذکرۃ الاولیاء ص ۳﴾

مذکورہ بالا واقعات سے ایمان کی تازگی اور مضبوطی حاصل ہوتی ہے لیکن اگر کوئی صاحب کہہ دیں کہ قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت چاہیے تو لہجئے حدیث مصطفیٰ ﷺ پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔

(۷)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری صحابی رضی اللہ تعالیٰ



عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا نہایت ہی فاسق و فاجر جس نے ننانوے قتل کئے تھے پھر اس ننانوے افراد کے قاتل نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھے کسی ایسے عالم دین کا پتہ بتاؤ! جو کہ روئے زمین کے علما سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ لوگوں نے اسے ایک راہب کا نام اور پتہ بتا دیا۔ وہ فاسق و فاجر شخص اس راہب کے ہاں پہنچا اور پوچھا کہ جناب میں ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں راہب نے کہا وہ کیا مسئلہ ہے؟

اس قاتل نے کہا جناب! میں بہت بڑا گنہگار ہوں ننانوے ناحق قتل کر چکا ہوں کیا میری تونہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس راہب ﴿جو کہ رحمت الہی کا قاتل نہیں تھا بس عمل ہی عمل ہیں جسکے عمل خراب ہوئے وہ نامراد دوزخ



میں دھکیلا جائیگا کا قاتل تھا ﴿﴾ نے کہا: ”نہیں تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔“

اس شخص کو غصہ آگیا اور اس نے اس ملاں کا بھی سر قلم کر دیا اور پورے سو کر کے گھر جا کر بیٹھ گیا پھر کچھ عرصہ بعد اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھے سب سے بڑے عالم دین کا پتہ بتاؤ! لوگوں نے ایک ﴿﴾ خوش عقیدہ ﴿﴾ عالم دین کا پتہ بتایا اور وہ سو افراد کا قاتل اس کے ہاں حاضر ہوا اور عرض کیا جناب! میں ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں بہت بڑا مجرم ہوں میں نے ۱۰۰ افراد قتل کئے ہیں ”کیا میرے توبہ قبول ہو سکتی ہے؟“ اس اللہ والے نے کہا:

ہاں! قبول ہو سکتی ہے۔ اور فرمایا: کون ہے جو کہ اس کے درمیان اور اسکی ﴿﴾ رحمت ﴿﴾ توبہ کے درمیان



حائل ہو، تو فلاں بستی میں چلا جا اس بستی میں کچھ اللہ والے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی وہاں جا اور وہیں رہ اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔“ وہ سو کا قاتل اس اللہ والوں کی بستی کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب وہ درمیان میں پہنچا تو اس کو موت آگئی اور وہیں پر فوت ہو گیا۔ جب ملک الموت نے اس کی جان قبض کر لی تو اس کی جان کو لینے کے لیے دونوں قسم کے فرشتے رحمت کے اور عذاب کے آگئے اور دونوں گروپوں میں جھگڑا شروع ہو گیا۔

رحمت کے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ تائب ہو کر دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہا ہے ﴿اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے لہذا اسکی طرف جانے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ والوں کی طرف جا رہا ہے﴾ اور



عذاب کے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ اس بندے نے کوئی بھی نیک کام نہیں کیا ﴿لہذا ہم اسے دوزخ لے جائیں گے﴾۔

اس جھگڑے کے دوران ایک فرشتہ انسانی صورت میں آپہنچا۔ تو دونوں فرشتوں کی جماعتوں نے اسے اپنا فیصل یعنی حکم تسلیم کر لیا۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا ”میر فیصلہ یہ ہے کہ دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کی پیمائش کر لو جدھر کو یہ قریب نکلا یہ ان میں شمار ہوگا۔ ﴿یعنی اگر اس بستی کے قریب ہوا جس میں اس نے جرم کئے ہیں تو عذاب والے فرشتے اسے لیجائیں گے اور اگر اس بستی کے قریب نکلا جہاں اللہ والے رہتے ہیں تو رحمت والے فرشتے اس کو لیجائیں گے﴾ جب فرشتوں دونوں زمین کے ٹکڑوں کی پیمائش کرنے لگے ﴿چونکہ وہ بالکل



درمیان میں تھا ﴿اللہ تعالیٰ نے اس ٹکڑے کو جدھر سے آ رہا تھا حکم دیا کہ تو ذرا لمبا ہو جا اور اس ٹکڑے کو جدھر اللہ والے رہتے تھے حکم دیا کہ ذرا چھوٹا ہو جا۔  
جب پیمائش ہوئی تو نیکیوں والی بستی کی طرف ایک بالشت قریب تھا۔ لہذا اس کی بخشش ہو گئی اور رحمت والے فرشتے اسے لے کر جنت پہنچ گئے۔

﴿ریاض الصالحین ص ۱۹ مطبوعہ مصر﴾

﴿صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم﴾

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۳﴾

میرے عزیز! اس ایمان افروز حدیث پاک پر غور کر! اور دیکھ اور سوچ! کہ اللہ والوں کی اس کے دربار میں کتنی وجاہت اور مقام ہے۔

الحاصل ان مذکورہ بالا واقعات سے واضح ہو گیا کہ



اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنا ان سے محبت کرنا  
 دونوں جہان کی سعادت ہے ان کے ساتھ نیاز مندی کا  
 تعلق افضل ترین نعمت اعلیٰ ترین دولت ہے۔ اسی لیے وہ  
 لوگ جو شان رسالت اور شان ولایت میں بے ادبی اور  
 گستاخی کرتے ہیں۔ جیسے کہ مولانا عبد الجبار غزنوی کے  
 مدرسہ میں مولوی عبدالعلی امرتسری کا واقعہ آپ نے  
 پڑھا ہے اور اس بے ادبی اور گستاخی کا نام انہوں نے  
 توحید رکھا ہوا ہے۔

(۱)

دنیا میں دو جماعتیں ہیں ایک رحمن کی جماعت اور  
 ایک شیطان کی جماعت، رحمن کی جماعت کی ترجمانی قرآن  
 پاک نے یوں کی ہے :

اولائك حزب الله الا ان حزب الله هم



المفلحون ۵ ﴿سورة مجادلہ جز ۲۸﴾

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے  
رسول ﷺ کے دشمنوں اور گستاخوں کے ساتھ ﴿خواہ وہ  
ان کے باپ ہوں یا بیٹے بھائی ہوں یا دیگر رشتہ دار﴾ وہ  
محبت و دوستی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ  
﴿رحمن﴾ کی جماعت ہیں اور بیشک رحمن کی جماعت ہی  
کامیاب ہے۔ اور شیطان کی جماعت کے متعلق قرآن مجید  
میں فرمایا:

استحوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر  
اللہ ۵ اولئک حزب الشیطان ۵ الا ان حزب الشیطان  
ہم الخاسرون ۵ ﴿سورة مجادلہ﴾

یعنی شیطان نے ان پر اپنا تسلط جمالیا ہے تو ان کو اللہ  
تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیا یہ لوگ شیطان کی جماعت ہیں



- خبردار شیطان کی پارٹی ناکام رہے گی۔ اور جب قرآن پاک کی تعلیم سے یہ ثابت ہوا کہ کلمہ گو لوگوں کی دو جماعتیں ہیں توحید کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک اللہ والوں کی توحید، ولیوں کی، غوثوں کی، قطبوں اور ابدالوں کی توحید نبیوں رسولوں کی توحید علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام جس میں ادب ہی ادب ہے۔

### دوم

شیطان کی توحید جس میں گستاخی ہے بے ادبی ہے اور اسی بے ادبی اور گستاخی کا نام انہوں نے توحید رکھا ہوا ہے۔ ایک دن سیدنا خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو یہ آرزو پیدا ہوئی کہ شیطان سے ملاقات کروں چنانچہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مسجد سے نکلا تو یکایک ایک شخص ہمارے سامنے آکھڑا ہوا جس سے مجھے وحشت ہو رہی



تھی۔ میں نے اس سے پوچھا ”تو کون ہے؟“ اس نے جواب دیا ”میں شیطان ہوں“ میں نے پوچھا اے مردود بتا کہ تجھے دربار الہی میں سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟“ اس نے کہا ”توحید نے“۔ یہ سن کر مجھے حیرانی ہوئی، لیکن امداد غیبی مجھ پر وارد ہوئی تو میں نے کہا ”اے مردود! تو جھوٹا ہے اگر تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا تو حکم الہی سے سر نہ پھیرتا یہ سنتے ہی اس نے چیخ ماری اور یہ کہتا ہوا اڑ گیا ”میں جلا میں جلا۔“ ﴿ذکر خیر ص ۲۲۱﴾ مذکورہ بالا واقعہ میں خط کشیدہ الفاظ کو دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ شیطان بھی توحید کا دعویدار ہے ﴿لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم﴾ اللہ تعالیٰ ایسی توحید سے پناہ میں رکھے جس میں سر اسر بے ادبی ہی بے ادبی ہے گستاخی ہی گستاخی ہے۔



ان کا پہلا قدم یہ ہے کہ وہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے دور کرتے ہیں۔ کبھی تو وہ یوں کہتے ہیں کہ بزرگوں کی باتوں کو سند نہ بناؤ اور کبھی یوں کہتے ہیں کہ اللہ کو مانو اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔ ﴿تقویت الایمان﴾

اور طرح طرح کے حیلے یہاں کرتے ہیں تاکہ ایمان والوں کے ہاتھوں سے اولیاء کرام کا دامن چھوٹ جائے تو پھر ہی وہ شیطان کی پارٹی میں شامل ہونگے اور جب تک یہ لوگ ولیوں کے دامن کے ساتھ وابستہ ہیں ان پر شیطان کا چارہ نہیں چل سکتا اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے :

ان عبادی لیس لك علیہم سلطان۔

اے شیطان! جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی

چارہ نہیں ہے۔



اور صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے بندے وہ ہیں جو فنا  
 فی اللہ کے مرتبہ پر فائز ہیں اور فنا فی اللہ کا مرتبہ بغیر فنا فی  
 الرسول کے نہیں ہو سکتا اور فنا فی الرسول حاصل ہونا فنا فی  
 الشیخ پر موقوف ہے۔ لہذا جب ولیوں کا دامن چھوٹا تو اللہ  
 تعالیٰ کی رحمت چھوٹ گئی اور جب رحمت الہی نے چھوڑ دیا  
 تو شیطان بڑی آسانی سے ایسے کو شکار کر لیتا ہے اور پھر  
 اسے اپنی پارٹی میں شامل کر لیتا ہے اور اگر کوئی پڑھا لکھا ہو  
 تو اسے اپنی پارٹی کا ورکر بنا لیتا ہے تاکہ اسکا مشن جاری و  
 ساری رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان میں رکھے جن کے متعلق  
 ارشاد فرمایا: ان عبادی لیس لك علیہم سلطان۔

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم و اصحابہ اجمعین O



## دعا

اے اللہ! اے ہمارے رب کریم! تو ہمیں ادب کی  
توفیق عطا فرما! اپنے ولیوں کی بارگاہ میں بے ادبی سے بچا! جو  
بے ادبی کہ دونوں جہاں کی بدبختی اور تباہی ہے۔ اے  
ہمارے خالق و مالک! جس نے بھی تیرے دوستوں کا ادب  
کیا اس نے گویا تیرا ادب کیا یہی چیز تیرے حبیب رحمتہ  
للعالمین ﷺ کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہے۔

ان من اجلال الله اکرام ذالشیبة المسلم و  
حامل القرآن غیر الغالی فیہ ولا الجافی عنہ و اکرام  
السلطان المسقط ۝ مشکوٰۃ ﴿﴾

اے اللہ! جس نے تیرے دوستوں کو راضی کر لیا  
اس نے تجھے راضی کر لیا، تیرے حبیب ہمارے  
آقا آقائے دو جہاں ﷺ تو فرماتے ہیں جس نے اپنے



باپ کو راضی کر لیا اس نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔  
 حالانکہ باپ بیٹے میں صرف ابوت و بنوت کا فرق ہے۔ تو  
 جس نے تیرے دوستوں کو راضی کر لیا تو اس سے بدرجہ  
 اولیٰ راضی ہو گیا۔ یا اللہ ہمیں اسی پر موت دے اور انہی  
 کے ساتھ ہمارا حشر فرما!

احب الصالحین ولست منهم لعل اللہ یرزقنی

صلا حاً ۵

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ

۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ



# اطلاع

تقلید کے متعلق بیان نہیں لکھا گیا تاکہ کتاب ضخیم نہ ہو  
جائے اگر شوق والے احباب تقلید کی بحث پڑھنا چاہیں تو  
مقالات امینیہ حصہ اول سے دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں  
سیدنا امام اعظم قدس سرہ پوری کتاب درج ہے۔

والسلام

ابو سعید غفرلہ



# خوشخبری

جو حضرات مندرجہ ذیل کتابوں کا  
کسی مسجد یا ادارے میں  
درس دینا چاہیں (پڑھ کر سنائیں)،  
وہ ادارہ تبلیغ الاسلام سے کتابیں

## صفت

حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ

یہ کتابیں دستی حاصل کریں  
بذریعہ ڈاک نہیں بھیجی جائیگی  
نیز لائبریری کیلئے بھی کتابیں  
حاصل کی جاسکتی ہیں  
ایک وقت میں ایک ہی کتاب ملے گی۔

ادارۃ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد، شاہکوت روڈ

فیصل آباد۔ 04691-361860

عظمتِ تامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاضر و ناظر رسول ﷺ

اسب کوثر

المجسین

فضائلِ سیدہ آمنہؓ طاہرہ

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسبت

ما بعد الموت